اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اکیسواں اجلاس (آٹھویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز بُدھ مورخہ 14/اکتوبر 2026ء بمطابق ۲ جمادی اوّل ۱۴۴۸ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	07
3	وقفہ سوالات۔	07
4	توجہ دلاؤ نوٹس۔	13
5	رخصت کی درخواستیں۔	21
6	قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کا پیش و منظور کیا جانا۔	21
7	آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔	22

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز بدھ مورخہ 14/اکتوبر 2026ء بمطابق 2 جمادی اوّل 1448ھ۔

بوقت سہ پہر 3:25 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) عبدالخالق خان اچکزئی اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ اَرۡضِیۡ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعۡبُدُوۡنِ ۝۵۶ کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ قف

ثُمَّ اِلَیۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ۝۵۷ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّہُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ غُرَفًا

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ط نِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ۝۵۸ ق صلے

الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۝۵۹

﴿پارہ نمبر ۲۱ سورۃ العنکبوت آیات نمبر ۵۶ تا ۵۹﴾

ترجمہ: اے میرے ایماندار بندو میری زمین بہت کُشادہ ہے سوتم میری ہی عبادت کرتے رہو۔ ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھرتم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ جولوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اُنہیں ہم قطعاً جنت کے اُن بلند و بالا خانوں میں جگہ دینگے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہینگے کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ صدق اللہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَ اَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۔سب سے پہلے میں ایجنڈے کو شروع کرنے سے پہلے ایک announcement کرنا چاہتا ہوں یہ پہلے بھی ہم نے آپ کو in writing بھی بتایا ہے اور پھر آنریبل چیف منسٹر صاحب نے پھر سب سے پہلے اُس کا اُنہوں نے اپنے اُوپر آغاز بھی کیا اور لاگو بھی کیا۔private gunmen not allowed ہیں اسمبلی کے احاطے میں لانے کا۔تو آج ہمارے ایک دو ممبر کے ساتھ اسپیشل برانچ والوں نے اُن کو روکا ہے اور وہ پھر آئے ہیں اُنہوں نے mind کیا ہے اور اُنہوں نے شور شرابہ بھی کیا ہے ۔تو یہ آپ تمام آنریبل ممبرز آپکو میں بتانا چاہ رہا ہوں کہ پلیز آئندہ بھی یہ چیز نوٹ کریں private gunmen ممبرز کے ساتھ اسمبلی احاطے میں allowed نہیں ہیں۔thank you۔جی سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب!

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: جناب اسپیکر! مجھے دو منٹ دیں گے تو میں تھوڑا سا۔سر! پرسوں رات۔۔۔(مداخلت)

محترمہ شاہدہ رؤف: سر! ایک سیکنڈ۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: میں بات کر رہا ہوں پلیز۔ میری بات complete ہونے دیں کیا آپ نے کہیں جانا ہے؟

محترمہ شاہدہ رؤف: میرے بارے میں بات ہوئی ہے matter میرا تھا تو اس لیے میں آپ سے آگے بات کر رہا ہوں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: وہ آپ کر لیں ناں مجھے ابھی فلور دیں۔پلیز۔

محترمہ شاہدہ رؤف: thank you سردار صاحب۔اسپیکر صاحب! آپ نے ابھی کہا کہ private gunmen نہیں ہیں سرکاری بندہ تھا میں گاڑی میں بیٹھی ہوئی ہوں اور ہماری اسمبلی کے اندر جب روزانہ وہ بندہ آرہا ہے تو آج کیا تھا ؟یعنی مجھے اگر اعتراض ہے تو اس بات پر ہے کہ اسمبلی آپ کا domain ہے سیکرٹری صاحب کا domain ہے اگر ہمیں اسمبلی کے اندر ہی نہیں آپ ہماری قدر کریں گے نہ ہمیں respect دیں گے تو کیا فائدہ تو پھر ہم بیٹھ جاتے ہیں اپنے گھروں میں۔اور یہ نہیں ہے کہ وہ پرائیویٹ ملیشیا کا بندہ ہے وہ سرکاری بندہ ہے۔

جناب اسپیکر: میڈم! میں آپ سے تھوڑی سی گزارش کر دوں اس میں قدر اور بے قدری کی کوئی بات نہیں ہے۔نہ اس میں آپ کی توہین ہوتی ہے نہ آپ کی بے قدری ہوتی ہے گن مین آپ کے ساتھ ایک clear cut instructions سیکورٹی بنیاد پر آپکے پاس private gunmen ہیں سیکورٹی والے ہیں they are not allowed to enter Assembly premises. it should be clear once for all.

ہم نہ آپ کی بے قدری کرنا چاہتے ہیں اور نہ اس میں کسی کی توہین ہوتی ہے۔اس کو سب سے پہلے چیف منسٹر نے خود اپنے اُوپر لاگو کیا ہے۔میں نے صرف اُن سے رائے لی تھی کہ میں نے کہا کہ اس طرح کا ایک issue آرہا ہے تو اُنہوں نے کہا تھا کہ I start from my self کل سے میرے گن مین اسمبلی کے احاطے میں نہیں آئیں گے اور اُس دن کے بعد چیف منسٹر کے گن مین اسمبلی کے احاطے میں نہیں آئے۔تو آپ اس کو اپنی توہین نہ سمجھیں۔

محترمہ شاہدہ رؤف: آپ نے کہا کہ private malaysia not allowed میں سب سے پہلے یہ کہتی ہوں کہ میرے پاس پرائیوٹ ملیشیا نہیں ہے وہ سرکار کا بندہ ہے پولیس کی طرف سے ہمارے ساتھ ہے تو وہ روزانہ آتا ہے تو آج ایسا کیا ہو گیا کہ اُس کو وہاں روکا گیا؟

جناب اسپیکر: ایک دن پہلے بھی ہم نے اس کو بتایا تھا ابھی دوبارہ میں نے بتایا ہے کہ آپ کے گن مین آپ کے ساتھ پولیس والے ہیں وہ بھی they are not allowed to get inside the Assembly premises آپ مہربانی کر کے اس پر عمل درآمد کریں۔یہ آپ ہی کی سیکورٹی کے لیے ہیں یہ تمام ممبرز کی سیکورٹی کے لیے ہیں آپ اِدھر آتے ہیں اندر ایک گن مین کچھ بھی کر سکتا ہے۔خدانخواستہ ایک ایسی situation کے اندر کیوں ہم اپنے لیے embarrassment پیدا کرنا چاہتے ہیں۔میری بے عزتی ہو رہی ہے اگر میرے پیچھے گن مین نہ آرہا ہو آپ تو آنریبل ممبر ہیں آپ جب آجاتے ہیں آپ کا ہاؤس ہے آپ نے ہی چلانا ہے آپ نے بیٹھنا ہے فیصلے بھی آپ ہی نے کرنے ہیں۔ہم نے کون سا اپنے لیے کیا ہے it is simply for you آپ سب ممبرز کے لیے۔ عبدالرحمٰن کھتران صاحب پلیز!

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! شاہدہ کی تھوڑی سی میں وضاحت بھی کر دوں۔اپنی جگہ پر یہ بجا فرما رہی ہیں کہ اِن کی بھی ایک پوزیشن یہ ہے کہ ان کے husband اس وقت جج ہے اور یہ کسی community سے تعلق رکھتی ہیں لیکن یہ request ہم نے آپ سے بھی کی تھی اور اس طرف سے ابھی آئی تھی کہ کوئی بھی چاہے سرکاری ہے یا غیر سرکاری وہ گیٹ کے اندر نہیں آئیں گے۔

جناب اسپیکر: بالکل بالکل۔نہیں آئیں گے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: کیونکہ یہاں problem یہ ہے کہ ان کی بھی ایک پوزیشن ہے ہماری بھی ایک پوزیشن ہے کہ ذاتی دشمنیاں ہیں کوئی بھی اُٹھ کے یہی واقعہ کوہسار میں ہوا تھا گورنر کو شہید کیا گیا تھا آپ کو نہیں یاد جناب اسپیکر! تو اس میں کسی کے، شاہدہ سے بھی میں request کروں گا کہ گن مین ہم بھی اپنے drop کر دیتے ہیں اندر آپ اس چیز کو ensure کریں کہ no body even official or unofficial گن مین نہیں آئے گا اندر۔

جناب اسپیکر: سر! اس پر چیف منسٹر صاحب نے ایک اور بھی آرڈر لیا ہے کہ ابھی ہم اسمبلی احاطے کے علاوہ ایم پی اے ہاسٹل کو بھی سیکورٹی کے لحاظ سے اُنہوں نے ایک میٹنگ کرنی ہے اور exactly اسی point پر ہے کہ وہاں اس طرح کے unauthorized لوگ صبح شام inter ہوتے ہیں آتے ہیں تو پھر ہمارے ممبرز وہاں رہتے ہیں خدانخواستہ کوئی ایسا حادثہ ہو جائے پھر ہم ہاتھ جوڑ کے بیٹھے رہیں گے اور ہاتھ کچھ بھی نہیں آئے گا پھر۔ جی پلیز آپ آگے چلیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: سر! میرا topic تھا کہ پرسوں دو بھائیوں کی لاشیں، قوم کے مری ہیں کوہلو سے اُن کا تعلق ہے وہ بزگر تھے رکنی میں۔ غریب لوگ ہیں صبح کی ہے شام کی نہیں ہے۔ BLA نے اُن کو 8۔10 دن پہلے اُٹھایا تھا۔ اور پرسوں اُن کو شہید کر کے اُن کی لاشیں بارکھان کے ایریا میں پھینکی ہیں۔ لیکن وہاں ٹوٹل مری رہتے ہیں تو جناب اسپیکر صاحب! ہم جب بھی سنتے ہیں کہ جی وہ آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور بلوچوں کی جنگ لڑ رہے ہیں BLA ہے یا جو بھی یہ دہشت گرد تنظیمیں ہیں۔ تو میرا ایک سوال ہے اُن سے آج۔ کیا یہ دو بھائی جو آپ لوگوں نے شہید کیے کیا یہ بلوچ نہیں تھے؟ کیا اِن کی ماں اِن کی بہنیں اِن کی اولاد اِن کی گھر والیاں بلوچ نہیں تھیں؟ آپ تو بہت بڑی بات ہے تم لوگوں نے کس بنیاد پر اِن کو شہید کر دیا دو خاندانوں کو اجاڑ دیا۔ اُدھر سے تم بلوچستان کی آزادی کی بات کرتے ہو اِدھر بلوچوں کے حقوق کی بات کرتے ہو۔ یہ کون سے حقوق ہیں کہ ایک غریب بزگر کو گولیوں سے چھلنی کر کے ان کی لاشیں بھیڑیوں کے علاقے میں پھینک دیں اور اپنی معتبری دکھائی۔ یا آپ کی یہ جو N25 ہے میرے خیال N25 خضدار والی اس پر پلیں اڑانا۔ اِس روڈ پر کون سفر کر رہا ہے مسافر کون ہیں؟ ناں چیف منسٹر ہے، ناں گورنر ہے، ناں کور کمانڈر ہے، ناں آرمی چیف ہے، ناں وزیراعظم ہے، ناں صدر ہے۔ ایک غریب جس کے پاس جہاز کے پیسے نہیں ہوتے وہ بس کا ٹکٹ لے کر اِس روڈ پر جاتے ہیں اور آپ پلیں اڑا دیتے ہیں۔ آج میں ایک ویڈیو دیکھ رہا تھا کہ construction کی مشینوں کو وہ بڑے ابھی اِن کی تنظیم میں پتہ نہیں بلوچستان نیشنل پتہ نہیں کیا آرمی ہے کیا ہے؟ جی وہ تو میں اِس چیز کو جناب اسپیکر صاحب! condemn کرتا ہوں اور میں اتنا کہوں گا کہ الحمدللہ میرا ڈسٹرکٹ بارکھان امن کا گہوارہ تھا یہ چاہتے ہیں کہ بارکھان کو بھی ایک war zone بنا دیں لوگ متاثر ہوں ہم اِن کے مذموم عزائم کبھی بھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اور میری ایک چھوٹی سی request ہے اگر آپ اِس پر غور کریں گے کہ یہاں میرا کوئی فوت ہوتا ہے یا کسی آنریبل ممبرز کا کوئی فوت ہوتا ہے تو اُس کے لیے فاتحہ خوانی کی جاتی ہے۔ میری دست بستہ گزارش ہے کہ اِن دو غریب بزگروں کے لیے آج یہ ایوان دعا کرے میں مشکور رہوں گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you جی علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): شکریہ جناب اسپیکر! جس طرح کہ سردار صاحب نے کہا کہ ہمارے دو بزگر، دو

بلوچ، دو بلوچستانی بلکہ دو پاکستانی کو اُن دہشت گرد تنظیم نے بے دردی سے ایک غریب بلوچ جو مزدور تھے اُن کو بے دردی سے مار کر شہید کیا گیا۔ میں اِس کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! میں ہمیشہ اِس اسمبلی میں پچھلے ڈھائی سال سے یہی رونا رو رہا ہوں۔ یہ کوئی بلوچیت کے لیے جنگ نہیں ہے یہ دہشت گرد ڈالروں کے لیے بلوچ کو بھی مار رہے ہیں آپ بتا دیں مجھے یہاں ایسے بلوچ بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے گھروں پر بھی حملے کیے گئے۔ میں اِن دوستوں سے یہ request کرتا ہوں کہ اللہ کے واسطے دہشت گرد کو دہشت گرد کہو۔ جو بلوچ کو بھی مار رہا ہے جو پشتون کو بھی مار رہا ہے جو ڈرائیور کو بھی مار رہا ہے جو کوئلہ کا کام کر رہے ہیں اُن کو بھی مار رہا ہے۔ تو یہ کوئی بلوچ نہیں ہے یہ دہشت گرد ہیں جن کو باہر سے ٹکڑے ملتے ہیں وہ آ کر ہم کو آپ کو ہمارے لوگوں کو شہید کرتے ہیں۔ جب تک ہم ایک ہو کر اِن کا مقابلہ نہیں کریں گے جب تک ہم جتنے بھی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں ہم ریاست کے ساتھ ایسے بازو میں بازو دیکر کھڑے نہیں ہوں گے ہم کہیں گے کہ آج دو مزدور اُدھر شہید کیے تین سریاب میں کیے تین کوہلو میں کیے تین بارکھان میں کیے۔ ہمیں ریاست کے ساتھ بازو میں بازو دیکر کھڑے ہو کر ہم نے یہ کہنا ہے کہ یہ دہشت گرد تنظیم ہے۔ بہت سے لوگ اِس کو دہشت گرد بولتے نہیں ہیں۔ دو، تین دوست آج اگر سردار صاحب نہیں بولتے تھے تو ہمیں کیا پتہ تھا کہ ان مزدور بیچاروں کو شہید کیا گیا ہے۔ یہ سب کا فرض ہے جو پاکستانی ہیں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جو پاکستان کو مانتے ہیں جو ریاست کے ساتھ تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اُٹھ کے اِن کی مذمت کریں اِن مظلوموں کا ساتھ دیں اور ظالم کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ ورنہ کل کسی اور کے دو مزدور کو ماریں گے پرسوں کسی اور کے کوئلہ کے جو مزدور آتے ہیں صبح شام اپنا پیٹ پالنے کے لیے جناب اسپیکر! اُن کو اُٹھا کر قتل کر دیتے ہیں۔ میں سب سے گزارش کرتا ہوں کہ اُٹھ کے اِن کی مذمت کریں۔

جناب اسپیکر: thank you, back to agenda, questions ہیں محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے متعلق زابد علی ریکی صاحب چونکہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ تو مولوی صاحب! دعا مغفرت کریں۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

تو Question No190-191-192-193-194-195-231-357-358-359-360-361 362-363 یہ questios زابد علی ریکی صاحب کے ہیں اور تمام محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق ہیں چونکہ زابد علی ریکی صاحب موجود نہیں ہیں تو یہ questions ڈیفر کرتے ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات): کچھ ایسے سوالات ہیں جو براہ راست P&D پر بنتے نہیں ہیں۔ جس طرح کل جو ایک سوال آیا تھا کل مطلب ہے کہ جو last Assembly میں enterprise

development program پر concerned minister نے اُس کا تفصیلاً جواب دے دیا وہ بھی سوال زابد ریکی صاحب نے آپ نے پوچھا ہے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: اچھا ایک اور سوال ہے کہ جی واشک میں محکمہ آبپاشی کے کتنے projects ہیں؟ یا محکمہ لائیواسٹاک کے کتنے projects ہیں؟ یہ تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ جو PSDP کی کتابچہ ہے وہ تمام ممبران کے پاس ہے اور وہ online بھی دستیاب ہے اور اب تو ہر بلوچستانی کو ہر فرد کو پی ایس ڈی پی online مل جاتی ہے۔ تو میرا نہیں خیال کہ یہ سوال بنتے بھی ہیں۔ تو اُن کو بھی معلوم ہے کہ جی کتنے project واشک میں چل رہے ہیں اور کیا اُن کا status ہے۔ اگر کوئی سوال بنتا ہے تو اگر کام نہیں ہوا ہے یا کام ٹھیک نہیں ہوا ہے تو concerned minister سے بنتا ہے۔ اب میں اُن سے یہ کہوں کہ جی تین پروجیکٹ ہیں اور وہ بھی یہاں ہم نے جواب رکھ دیا ہے اُس کو بھی معلوم ہے سب کو معلوم ہے۔ اگر اُس کے علاوہ کوئی سوال ہے تو پھر ضرور دریافت کریں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک، جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: میں agree کرتا ہوں منسٹر صاحب سے، لیکن یہ تو سیکرٹریٹ کا کام ہے ناں سر! کہ جب میں سوال لکھ کر دیتا ہوں وہ relevant اگر unrelevant ہے اُس کو واپس کریں اور کہیں کہ یہ P&D کا نہیں بنتا ہے لائیواسٹاک کا بنتا ہے ویسے P&D محکمہ میں تو سب جاتے ہیں لیکن you are very much right کہ آپ اُس محکمے کے سوال اُس محکمے سے پوچھیں یہ تو سیکرٹریٹ کا کام ہے کہ وہ سوال آپ کو نہیں بھیجے۔ اور جو اُس سے کہیں گے جی آپ کا سوال غلط ہے یہ فلاں محکمے کا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، ڈاکٹر صاحب۔ منسٹر صاحب! میں آپ کو ایک چھوٹی سی clarification دے دوں rules of business کے اندر یہ لکھا ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف بلوچستان کا کوئی بھی question اگر غلط کسی department کو mark ہو جائے تو concerned minister اُس کو relevant department کو بھجوا سکتا ہے۔ تو آپ کو ضروری نہیں ہے کہ question آپ P&D کے متعلق آیا ہے کوئی question آپ کو غلط mark ہوا ہے آپ سمجھتے ہیں کہ it has got nothing to do with a P&D تو that should be straight away referred تقریباً وہ جو concern department بنتا ہے اُس کو کرنا چاہیے۔ جی

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جناب اسپیکر! معزز رکن نے سوال کیا ہے ضلع واشک میں آبپاشی کے کتنے پروجیکٹ

ہیں؟اب it is not to any body,

جناب اسپیکر: یہ questionویسے بنتا نہیں ہے اس کی relievancy۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: اب اُس کو بھی معلوم ہے ہم سب کو بھی معلوم ہے online بھی دستیاب ہے کتابچہ میں لکھا ہوا ہے اِس پر میں اسمبلی کا وقت کیوں ضائع کریں۔

جناب اسپیکر: ہم بھی تھوڑی سی کوشش کریں گے آئندہ جو بھی questions ہوں گے انکی relevancy اور unrelevancy چیک کریں گے انشاءاللہ تقریباً۔ جی سر!

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! آج پہلی دفعہ منسٹر صاحب جواب دینے کے لیے اُس پر بھی تنقید کر رہا ہے کہ سوالات زیادہ ہیں ہم روز اُن کو برداشت کرتے ہیں۔ آج اگر میرا ایم پی اے نہیں ہے میں پھر بھی آپ سے یہی کہتا ہوں کہ dispose off کر لیں اِس کے تمام questions یہ ہم میں جرات ہے اور اگر کوئی وزیر آئندہ نہیں آئے گا پھر اُس کا جواب آپ ان سے لے لیں۔

جناب اسپیکر: آپ چاہتے ہیں کہ آپ اِس کو dispose off کر سکتے ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: بالکل اگر میرا ایم پی اے نہیں آیا ہے میں کہتا ہوں dispose off کر لیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں کوئی بات نہیں ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: لیکن یہ ہے کہ آئندہ وزیر کو بھی حاضر ہونا چاہیے اگر ہمارا ایم پی اے نہیں ہے ہم میں جرات ہے میں اپنے ایم پی اے کا dispose off کروا سکتا ہوں۔ تو وزیروں کو بھی تو حاضر ہونا چاہیے، آج اگر اِس کے دو question زیادہ آ گئے تو پھر وزیر صاحب گئے تھے کہ جی questions زیادہ ہیں۔ آپ لوگوں نے جواب کب دیا ہے؟ کہ اِس پر ہم اتنا رو رہے ہیں کہ زابد کے سوالات زیادہ آ گئے۔ جواب کب ملا ہے ہمیں؟ ذرا تھوڑا سا ہم جتنا کر رہے ہیں آپ بھی تھوڑی سی برداشت کر لیں dispose off کر لیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب کہتے ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: وزیر صاحب پریشان ہیں اِن سے آپ dispose off کر لیں۔

جناب اسپیکر: leader of the opposition منسٹر صاحب کہتے ہیں یہ question relevant ہے یا نہیں کیا یہ question۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: نہیں وہ کہتے ہیں کہ جی یہ کیوں پوچھا ہے وہ کیوں پوچھا ہے۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: میں یہ کہہ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: مطلب آپ کہتے ہیں وہ۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: آپ کہتے ہیں ہمارا کام نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! ایک منٹ hold کریں۔

جناب قائد حزب اختلاف: آپ نے واضح کر دیا کہ جی اگر غلط جاتا ہے تو پھر دوسرے کو روانہ کریں۔ اس میں قصور جو ہے ناں department کا ہے اگر غلط گیا ہے تو اس کو یہ پہلی دفعہ اگر ایک question غلط گیا ہے اس کے لیے کہ اتنی پریشانی کیوں ہم لوگ لے رہے ہیں ٹھیک ہے زابد کو بولیں گے۔ آئندہ منصوبہ بندی سے کوئی متعلق سوال نہیں کریگا منسٹر صاحب پریشان ہو گئے۔

جناب اسپیکر: سر! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جی ہاں منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں اور ان کو بھی dispose off کر دیں زابد کے جتنے بھی سوالات ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! نہیں نہیں dispose off کیوں کریں گے dispose off نہیں کریں گے آ جائے گا منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ سر! جو question یعنی کہ جو information آپ کو ہر جگہ available ہے تو اس کو floor of the house میں department سے مانگنے کی کیا ضرورت ہے for example پی ایس ڈی پی میں کتنی اسکیم ہے تو پی ایس ڈی پی تو it is available everywhere

جناب قائد حزب اختلاف: سر! اگر rule یہ کہتا ہے کہ آپ نے کیوں مانگا ہے تو پھر۔۔۔

جناب اسپیکر: مانگیں آپ۔ ضرور مانگیں کہ information وہ کہتے ہیں یعنی کہ آپ کو بھی پتہ ہے مجھے بھی پتا ہے کہ آبپاشی کے متعلق۔

جناب قائد حزب اختلاف: سر! میری مرضی ہے۔ اگر دوبارہ مانگ لوں تو اس میں کوئی حرج ہے منسٹر صاحب کیوں پریشان ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: اگر دوبارہ میں مانگ لوں اس میں کوئی عرج ہے کیا؟ منسٹر صاحب اس پر کیوں پریشان ہو رہے ہیں اگر میں دوبارہ سوال کر لیتا ہوں۔ اس سوال کا جواب دینے میں کوئی اتنی بڑی پریشانی کیا ہے آپ dispose off کر لیں آئندہ ہم نہیں پوچھیں گے ان سے۔

جناب اسپیکر: آپ کا question ایک منٹ منسٹر صاحب! ایک منٹ منسٹر صاحب ایک وہ question بنتا ہے

بالکل بنتا ہے آپ سنیں۔آپ سنیں ذرا۔سر! آپ ایک منٹ سنیں میں آپ کو سنا دیتا ہوں یہ question اس لیے بنتا ہے منسٹر صاحب۔کیا وزیر منصوبہ بندی اور ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ 14 اگست 2024ء تا 25 تک منصوبہ بندی اور ترقیات ضلع واشک محکمہ آبپاشی کے لیے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دے چکے ہیں ہر ترقیاتی اسکیم کا نام اور منظور شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔نیز یہ بتلایا جائے کہ محکمہ خزانہ نے اگست 24 تا 25ء تک محکمہ آبپاشی واشک کے لیے ترقیاتی اسکیمات کی جاری کردہ رقم کی تفصیل دی جائے۔یعنی وہ آپ سے releases کے متعلق پوچھ رہا ہے تو question تو definitely بنتا ہے۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: دیکھیں مجھے تو سوال سے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن جو information available ہے اگر اس پر اس August Forum کا اس پر time سرف ہو جائے تو اس سے بہتر نہیں کہ کوئی بہتر discussion کر لیں میں جو اپوزیشن لیڈر میرے دوست بھی ہیں میں ان سے کہہ رہا ہوں سو مرتبہ سوال لے آئیں۔میں پوری پی ایس ڈی پی پڑھ کے بتانے کو تیار ہوں۔لیکن آپ کا وقت ضائع ہو جائے گا اور اسمبلی کا بھی وقت ضائع ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر: جی ہاں time لگتا اس پر۔ Thank you very much زابد علی ریکی صاحب کے سوال نمبر 190 سے لے کر 363 تک یہ next session کے لیے defer کیے جاتے ہیں اور اگر possible ہو اگر یہ question بالکل ملے جلے question ہیں تو ان کو combine بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: سید ظفر علی آغا صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 383 دریافت فرمائیں۔

سید ظفر علی آغا: سوال نمبر 383۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اس question کا میرا main مقصد بھی یہی تھا، اس میں ایک تحصیل سرانان ہے وہاں ایک شبوڈیم بن رہا ہے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی جی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: شبوڈیم world والے بنا رہے ہیں اس میں تقریباً تین سال ہو گئے اس پر کام جاری ہے۔مگر میں حیران ہوں اس کام پر منسٹر صاحب! شبوڈیم تحصیل سرانان میں اس پر کام چل رہا ہے وہاں جناب اسپیکر صاحب!

یقین جانیں اتنا خستہ کام چل رہا ہے۔کوئی بھی ان سے پوچھنے والا نہیں ہے،۔انگریز نے وہاں تین ڈیم بنائے ہیں۔ایک بڑا river جاتا ہے کوئٹہ سے تحصیل سرانان کے through پھر قلعہ عبداللہ کی طرف۔تو وہ پانی اکٹھا divert کر کے اس ڈیم کو بھرنے کے لیے تھا۔اس میں یہ تھا کہ اس کی صفائی بھی تھی۔جو leak ہو چکا تھا اس کی مرمت بھی تھا مگر مجھے سمجھ نہیں آتا منسٹر صاحب! آپ اس پر ایک inquiry conduct کر لیں اس کو ذرا چیک کروا لیں اپنے department کے through کہ شبوڈیم کا کام اس وقت main road پر۔اسپیکر صاحب! آپ بھی جاتے ہیں اسی راستے سے۔جو dump barren material ہوتا ہے وہاں سے اٹھانا اس کا باقاعدہ اس کو rate دیا جاتا ہے۔اس نے road کے shoulder پر پھینکا ہے اور باقاعدہ ایک پہاڑ نما وہاں مٹی رکھی گئی ہے اور وہاں سے جتنے بھی گاؤں ہیں وہ تکلیف میں ہیں۔مٹی اُڑتی ہے تو آپ جناب سے گزارش ہے کہ اس کا notice لیں۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: شکریہ جناب اسپیکر! جو ہمارے محرک ہیں۔انہوں نے ایک project کے حوالے سے اور اس کی quality کے حوالے سے جو اعتراضات اٹھائے ہیں۔اس پر میں monitoring and evaluation team کو بھیج دیتا ہوں اور اگر واقعی substandard کام ہو رہا ہے تو اس حوالے سے پھر ہم CMIT کو یا anti corruption کو لکھ دیں گے اور most probably CMIT کو لکھ دیں گے تاکہ further اس پر کارروائی کرے۔

جناب اسپیکر: good thank you سوال نمبر 383 disposed off ۔مولوی نور اللہ صاحب جو کہ موجود نہیں ہیں ان کا question defer کیا جاتا ہے، again مولوی نور اللہ صاحب کا 395 question no defer کیا جاتا ہے، again مولوی نور اللہ صاحب کا question no 396 defer کیا جاتا ہے۔ظفر علی آغا صاحب! again آپ کا سوال نمبر 524 دریافت فرمائیں۔

سید ظفر علی آغا: سوال نمبر 524 ۔

جناب اسپیکر: جی Minister P&D

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! یہ سوال میں نے پڑھا ہے اس سے میں مطمئن ہوں۔

جناب اسپیکر: you satisfied with the answer?

سید ظفر علی آغا: yes sir

جناب اسپیکر: ok سب ok ہے سر thank you سوال نمبر 524 disposed off زابد علی ریکی صاحب کا question ہے again deferred۔ میر زابد علی ریکی صاحب کا question no 574 again defer۔ رحمت صالح صاحب جو کہ یہاں موجود نہیں ہیں question no 588-589-590-591-and 592، رحمت صالح بلوچ صاحب کے ہیں تمام question defer کیے جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: **توجہ دلاؤ نوٹس۔**

انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ توجہ دلاؤ نوٹس۔۔۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرائیں گے کہ ضلع قلعہ عبداللہ میں روز بروز امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کی بابت حکومت نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اسپیکر: جی وزیر داخلہ صاحب! آپ وضاحت فرمائیں please۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: اگر اس پر تھوڑی سی بات مجھے کرنے دیں یا بعد میں میں بات کروں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ بعد میں کریں پہلے جواب سن لیں جو آپکا question آیا ہے آپ کے پاس جواب بھی آیا ہوا ہے آپ kindly اس کو بھی study کر لیں وہ آپ کو بتا دیتے ہیں۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امور): اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ جناب اسپیکر! گزشتہ دو سالوں کے دوران ضلعی انتظامیہ قلعہ عبداللہ نے درپیش مسائل کے لیے انتظامی security اور عوامی خدمت کے شعبے میں متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں CTD کے دفتر کی allotment ہے۔200 پولیس اہلکاروں کی تعیناتی اور دو پولیس اسٹیشنوں کا قیام ہے، bullet proof گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔FC اور پولیس کو مشترکہ گشت کی ہدایت کی گئی ہے اور security کے کیمروں کی تنصیب کا کام شروع کیا گیا ہے۔اور ہر مہینے میں DICC کی meeting کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔اور انتظامیہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ قلعہ عبداللہ میں جتنے بھی قبائلی تنازعات ہیں جن کی وجہ سے وہاں امن وامان کا مسئلہ ہے وہاں کے قبائلی عمائدین کے ساتھ مل کر ان قبائلی تنازعات کے حل کے لیے کوشش کریں۔جن میں سے کئی عمائدین کے ساتھ مل کر جن میں زمرک خان صاحب خود بہت پیش پیش رہے

ہیں کئی قبائلی تنازعات کو حل بھی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: جی زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں as a whole سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں وزیر داخلہ صاحب نے صرف مختصر پولیس کی وہ تفصیل دی کہ اتنے تھانے ہیں اتنی چیزیں ہیں۔ اصل میں امن وامان کا مسئلہ ان چیزوں سے حل نہیں ہوتا۔ میرا جو سوال تھا یا توجہ دلاؤ نوٹس تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ قلعہ عبداللہ ضلع۔ آپ کو پتہ ہے پچھلی حکومت میں یہ دو اضلاع بن گئے تھے پہلے قلعہ عبداللہ تھا پھر نیا ضلع قلعہ عبداللہ بن گیا چمن کو نام مل گیا۔ حالات آپ کو خود بھی پتہ ہے کیونکہ آپ بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ as a whole اگر آپ دیکھ لیں پاکستان میں ایک بہت بڑا بحران بھی چل رہا ہے صوبے کے حوالے سے emergency لگی ہوئی ہے، گورنر راج لگا ہوا ہے وہ بھی اس بنیاد پر لگا ہوا ہے کہ جی 234 اور 232 کے تحت کہ حالات خراب ہیں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال ہے اور آئین کی پامالی ہو رہی ہے۔ تو کیا ہمارے صوبے میں جو حالات چل رہے ہیں اس میں خصوصاً جو امن وامان کے حالات ہیں میرے خیال سے یہ نہیں کہ میں اس گورنمنٹ کے اس میں ڈال دینا چاہتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کے آنے سے حالات خراب ہو گئے، تیس، چالیس سال سے یہاں جو حالات خراب ہوئے ہیں اس کی اصل وجہ کیا ہے؟ ہمیں اس کی طرف اشارہ کرنا چاہیے کہ اصل بلوچستان کا مسئلہ کیا ہے اور پھر ہم نیچے آئیں گے کہ جی قلعہ عبداللہ میں کیا ہو رہا ہے، قلعہ عبداللہ کا اصل مسئلہ کیا ہے۔ state of government کی یہ ذمہ داری یہ responsibility بنتی ہے کہ وہ basics issues جو عوام کے ساتھ ان کا تعلق ہے ان کو دیکھ لیں اور ان کو حل کرنے کی کوشش کریں تو تب امن وامان بحال ہوگا۔ امن وامان خراب کیوں ہوتا ہے ابھی اگر میں آپ کو بتا دوں قلعہ عبداللہ میں۔ قلعہ عبداللہ میں ایک منشیات کی کاشت شروع ہوئی اور لوگ یہی کہتے ہیں کہ یہ ساری supply قلعہ عبداللہ سے ہو رہی ہے۔ یا کاشت افیون کی ہو چرس کی ہو یا کوئی اور غیر قانونی کام ہوا سے اگر چار سال تین سال پہلے آپ دیکھ لیں۔ تو زیادہ تر قلعہ عبداللہ اس پر بدنام تھا یا وہیں پر ہو رہا تھا اگر اُس پر آپ نے control نہیں کیا گورنمنٹ نے سنجیدگی سے اِس مسئلے کو نہیں لیا وزیر داخلہ صاحب! آج وہ افیم کی کاشت پورے بلوچستان میں پھیل گئی ہے آپ کے بلوچ بیلٹ میں آپ دیکھ لیں خضدار تک، آپ کے پشتون بیلٹ میں آپ دیکھ لیں، لونی سے لے کر لورالائی سے لے کے کہاں کہاں تک پہنچ گیا؟ کیونکہ ہم سنجیدگی سے اِس مسئلے کو لیتے نہیں ہیں۔ دوسرے آپ کے target killings آپ کا اسلحہ culture یہ کہاں سے شروع ہوتا ہے؟ کسی بھی صوبے سے اگر شروع ہو کسی بھی ضلع سے اگر شروع ہو۔ اگر حکومت اُن کو سنجیدگی سے نہیں لے گی یہ تو ناسور ہے ایک کینسر کی بیماری ہے یہ پھیلتی ہے رُکتی نہیں ہے۔ آج تک ہم نے اُس کا علاج نہیں کیا۔ قلعہ عبداللہ میں پرسوں واقعہ ہوا ہے اُس میں 7 لوگ زخمی

ہیں اُس سے دو دن پہلے واقعہ ہوا اُس میں دو آدمی مارے گئے ہیں۔ اُس سے ایک دن پہلے ایسا کوئی دن ہے ہی نہیں جس دن کوئی واقعہ وہاں نہیں ہوتا۔ ایسے کونوں میں واقعہ ہوتا ہے کہ مجھے بھی پتہ نہیں چلتا اِتنے زیادہ ہو گئے۔ ابھی گورنمنٹ یہ تو نہیں ہے ٹھیک ہے میں یہ مانتا ہوں پولیس کی کارکردگی ہو یا لیویز کو آپ لوگوں نے ختم کر دیا کہ جی لیویز کچھ بھی نہیں ہے۔ تو آج آپ کی کم از کم compare to Levies to Police کر لو اور پھر اُس کا ذرا ریکارڈ اُٹھا لیں پورے صوبے میں ہر ضلع کا اُٹھا لیں۔ صرف یہ نہیں کہ قلعہ عبداللہ کا۔ آپ دیکھ لیں کہ اِس میں کتنی بہتری آئی ہوئی ہے۔ ہم حقیقت کو چھپائیں گے نہیں تو تب یہ مسئلے حل ہوں گے اگر ہم حقیقت سے ہٹ کے مسئلوں کو نہیں دیکھیں گے تو تب ہم ویسے ہی ہوائی باتیں کسی سے کہہ دیں کہ جی ہم نے یہ کیا ہم نے وہ کیا۔ تو اسلحہ کو ہم نے نہیں رُوکا۔ افغانستان میں وہاں سے جب امریکہ نکل گیا یا نیٹو نکل گیا ہم لوگ خود تسلیم کرتے ہیں کہ جی وہاں اربوں ڈالر کا اسلحہ اُنہوں نے چھوڑ دیا اگر وہ عراق سے نکلتے ہوئے پورا اپنا سب کچھ لے جاتا ہے اور افغانستان میں چھوڑ جاتا ہے تو اُس کو کس نے سمجھا ہے؟ وہ اسلحہ کدھر آیا؟ وہ پورا پاکستان یا بلوچستان یا پختون خواہ صوبے میں اُن کی سپلائی ہوئی آج مسلح گروپس یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر ہم لوگوں کو کیا کہہ رہے ہیں؟ ہم نے اِس کے خلاف کتنے اقدامات کیے ہیں جناب سپیکر صاحب! ہم اِس کو کنٹرول کر سکیں؟ کیا کارگردگی ہے ہم لے لیتے ہیں ٹھیک ہے میرے حلقے میں پولیس کے تین DSP کی پوسٹیں بھی خالی ہیں اور آپ کے سب انسپکٹرز کی پوسٹیں بھی خالی 200 پوسٹیں آپ نے قلعہ عبداللہ کو دیے اِتنا سخت ترین ٹیسٹ اور انٹرویو لیتے ہیں جیسا امریکہ میں ہو رہا ہے ڈی آئی جی صاحب کو آپ نے بٹھایا ہوا ہے بھئی ایک انچ اگر کسی کی چھاتی کم ہو جی اِس کو فارغ کر لیں کون آئے گا آپ کے پاس پھر؟ کون ڈیوٹی کریں گا؟ کون بھرتی کے لیے یہاں تیار ہوگا؟ آپ قانون کو اتنا سخت کرتے ہیں تو چلو ذرا امن وامان کے لیے بھی وہ قانون apply کر لیں۔ آپ اُن لوگوں کو پکڑیں جو غیر قانونی طریقے سے پورے صوبے میں پورے ضلع میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ اُس قانون کو سخت کر لیں کہ منشیات کو آپ کس طرح ختم کر سکتے ہیں آپ نے رپورٹ لی جناب وزیر داخلہ صاحب؟ میں آپ کو پوری رپورٹ اگر یہاں آج بیان کر لوں حقیقت میں ہم کسی کے سامنے آنکھیں اُٹھانے کے قابل نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: Order in the house, please. Order in the house all members.

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! مجھے ایک دو منٹ دے دیں میں آپ کو یہ بہت۔۔۔

جناب سپیکر: Order in the house please

انجینئر زمرک خان اچکزئی: یہ بہت سنگین مسئلہ ہے وہاں لوگ کہتے ہیں کہ جی نہ مجھے سکول چاہیے نہ مجھے hospital

چاہیے نہ مجھے روڈ چاہیے وہ کہتے ہیں جی صرف ہمیں امن وامان چاہیے اور کسی ملک کا، کسی صوبے کا، کسی ضلع کا، کسی گاؤں کا، کسی خاندان کا کسی بھی جگہ سے جو بھی ایک فیملی تعلق رکھتی ہے اُس کو صرف امن وامان چاہیے اپنے بچوں کی حفاظت چاہیے ہم تو روز دیکھتے ہیں یتیم زیادہ ہوتے ہیں بیوا ہم لوگ چھوڑ جاتے ہیں یہ چیزیں کب تک ہونگی؟ میں یہی کہتا ہوں یہ صرف میں نے قلعہ عبداللہ کو تو چار دن سے پانچ دن سے تو میں روزانہ جاتا ہوں۔ واقعات ہی واقعات ہوتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ سنجیدگی سے اِس پر غور کریں جناب وزیر داخلہ صاحب! آپ ایک میٹنگ بلائیں قلعہ عبداللہ کے حوالے سے۔ اُس میں جتنے ہمارے میں ایک ممبر کی حیثیت سے آپ کے ساتھ اُس میں شرکت کروں گا۔ جتنے بھی وہاں stakeholders، ہیں جتنے بھی ہماری سیاسی پارٹیاں وہاں وجود رکھتی ہیں اُن کے ممبرز کو بلائیں آپ اُن کے مشران کو بلائیں۔ ہمارے ملک ہیں، خان ہیں اُن کو بٹھائیں وہاں ہمارے علماء کرام ہیں، ہمارے آغا خیل ہیں اِن کو بھی بٹھائیں دیکھیں سنجیدگی سے تھوڑا سا آپ لوگ کام کرلیں میں آپ کو یہ لکھ کے دیتا ہوں اگر قلعہ عبداللہ کو پرامن بنائیں گے ہمارے پشتون بیلٹ بلوچ بیلٹ تک تو میں نہیں کہہ سکتا ہوں آپ کا ایک پرامن ماحول بن جائے گا اور امن چاہیے ہمیں۔ مَیں خود قلعہ عبداللہ میں سفر نہیں کرسکتا ہوں ایک ممبر کی حیثیت سے میرے قلعہ عبداللہ میں کوئی کسی کو دعوت دیتا ہے کہ جی شادی ہے کوئی آپ کے پاس آتا ہے ہی نہیں ہے آپ کے غم آپ کے جنازے میں اللہ نہ کرے کہ وہ کسی کے ساتھ ہو کوئی نہیں آسکتا ہے یہ ہمارے پشین کے ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں اِن سے پوچھا اصغر ترین اور ظفر آغا سے آپ قلعہ عبداللہ میرے ساتھ چلیں کبھی کتنے عرصے میں آپ لوگ گئے ہیں؟ نہیں جاسکتے ہیں ابھی ہم اگر کہیں جی اسمبلی میں جی ہم نے یہ کیا ہے ہم نے وہ کیا ہے بابا آپ چھوڑ دو اِن چیزوں کو آپ عوام کو ساتھ لے لیں۔ عوام کے اعتماد کو بحال کرلیں جب آپ کیساتھ عوام ہونگے تو گورنمنٹ کامیاب ہوگی اگر گورنمنٹ خود اپنے کچھ لوگ اپنی مرضی سے کچھ قانون بناتے ہیں کوئی آئین بناتا ہے کوئی پارلیمنٹ کو پامال کرتا ہے اور اِس طرح تو سیاست نہیں ہوتی اور میں جب بولتا ہوں تو مجھ سے وہ اور قابل لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں آپ نہیں سمجھتے ہیں۔ اب مجھے عوام نے منتخب کرکے یہاں بھیجا ہوا ہے مجھ سے تو سن لیں میں ہر قبیلے کو جانتا ہوں ہر گھر کو جانتا ہوں، ہر آدمی کو جانتا ہوں، ہر ایک کی خوبیوں اور خامیوں سے واقف ہوں کہ کس قبیلے میں ہمارے پشتون بیلٹ میں مختلف قبیلے ہیں ہر ایک کے مزاج کا مجھے پتہ ہے ابھی کوئی سندھ سے آتا ہے کوئی پنجاب سے آتا ہے اُس کو کیا پتہ کیا ہو رہا ہے؟ اُس کو پتہ ہے کہ قلعہ عبداللہ کا ماحول کس طرح ہے؟ ابھی وہ مجھے قلعہ عبداللہ کا ماحول سمجھانے کی کوشش کریں گے تو میں کیسے سمجھوں گا؟ اصل مسئلہ تو یہی ہے میں اِس فلور پر صرف اِتنی آواز اُٹھا سکتا ہوں کہ اِن چیزوں پر ذرا توجہ دیں۔

جناب اسپیکر: آنریبل منسٹر صاحب! please۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: اِس پر توجہ دے دیں اُن کے تو حالات صحیح ہیں سلیم کھوسہ کا تو ماشاءاللہ کیا نام ہے صحبت پور

میں تو سب کچھ ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے اُن کو کیا تکلیف ہے اُس سے کہہ دیں آپ جا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: زمرک خان صاحب، زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ہم لوگ جہاز میں بھی نہیں جا سکتے آج کل۔

جناب اسپیکر: زمرک خان صاحب! آپ چاہتے ہیں کہ وہاں جو بندوق سالاری ہے across the board سب کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جی سمجھ نہیں آئی بات۔

جناب اسپیکر: میرا مطلب یہ ہے کہ وہاں قلعہ عبداللہ میں جتنے بندوق بردار لوگ ہیں جو اُن کے ساتھ بہت سارے لوگ سب کے خلاف بلاتفریق کارروائی ہونی چاہیے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بلاتفریق کسی کو نہیں چھوڑنا چاہیے جو قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتا ہے جو آئین کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتا ہے جو بھی ہو کسی بھی طبقے سے ہو۔ کسی بھی قبیلے سے ہو۔ کسی بھی نسل سے ہو۔ اُس کو نہیں چھوڑنا چاہیے بلاتفریق کارروائی کریں یہ ٹھیک ہوگا۔ ورنہ میں آپ کو ایک چیز آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں اسپیکر صاحب! اگر قلعہ عبداللہ یا چمن یا پشین یا اِن علاقوں کو ہم نے پرامن نہیں بنایا تو میں کہتا ہوں ابھی تو پھیل گیا مَیں کیا کہہ سکتا ہوں ابھی تو زیارت نہیں جا سکتے زیارت میں ہم لوگ کیا کرتے تھے ہم لوگ وہاں جا کر ماشاءاللہ تین، چار دن وہاں سیر و تفریح کے لیے جاتے تھے اُسی دن میں نے ذمہ دار آدمی سے میں نام نہیں لیتا ہوں زیارت میں وہاں اُن کی ڈیوٹی ہے میں نے کہا کہ گرمیاں کیسے گزریں؟ بولا خیر خیریت سے کوئی نہیں آیا ہے کوئی بھی نہیں آتا ہے ڈر کے مارے نہیں جاتا ہے ہمارے وہ ایم پی اے صاحب ہیں نہیں اُن سے پوچھا آپ جاتے ہیں یہ ہنہ لیک دیکھیں۔ ساتھ ہی کوئٹہ کا ضلع ہے یہاں آپ نہیں جاتے تھے؟ ہم لوگ اپنے ترماس میں چائے بھر کر وہاں جاتے تھے ایک درخت کے نیچے بیٹھتے تھے فیملی کے ساتھ آرام سے اپنی چائے پیتے تھے آج جائے کوئی۔ بابا! یہ تو چیلنج ہے ہمارے لیے اوپن چیلنج ہے ہمارے لیے زیارت جیسا پرامن علاقہ ہے جس میں 10 سال میں ایک FIR بھی درج نہیں ہوتی تھی کسی جھگڑے کی بھی نہیں ہوتی تھی آج تو ہمارے پورے پہاڑ کے پہاڑ دہشت گردوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ہم اُس کو بھی کنٹرول نہیں کر سکتے میں ابھی کس کس ضلع کی بات کروں۔ بابا! موقع مت دے دو اِدھر بھی پھر ایمرجنسی لگ جائے گی خدانہ کرے یہ تو موقع ہم کسی کو دے رہے ہیں بھئی ہم اسمبلی ہم منتخب نمائندے ہیں پورے عوام کی آواز ہے یہاں ہم اُن کے مسائل کو address کر سکتے ہیں ہم اُن کو حل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں اگر ہم ایسے خاموش بیٹھے رہیں گے تو پھر کوئی طوفان تو آئے گا ہمارے اُوپر بھی۔ اور اُس طوفان کو پھر کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ تو ملک کے حالات ہیں اور یہ ہمارے صوبے کے حالات ہیں اِس پر اسپیکر صاحب! میں

یہ نہیں کہہ رہا اس ملک کا خدانہ کرے میں امن وامان کے لیے بات کروں گا تو میں اپنے بچوں کے لیے بات کرتا ہوں میں یہاں بلوچ ہو، پشتون ہو، ہزارہ ہو، settler ہو جتنے بھی یہاں رہتے ہیں اُن سب کی بات کر رہا ہوں اُن سب کے یہاں نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں اگر اِن باتوں کو کسی کو بُرا لگتا ہے تو کیوں لگتا ہے؟ میں کہتا ہوں آپ اِن کیمرہ اجلاس منگوالیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ایک session رکھ لیں اور serious طریقے سے پورے بلوچستان کے حوالے سے آپ لے لیں کہ کس کس چیز میں کدھر کدھر خامی ہے اُس کو دور کرنے کی کوشش کریں ضیاء صاحب تو ہمارے بھائی ہیں وہ بھی میری طرح ہی ماشاءاللہ ٹھیک ہے آج کل Home Minister ہیں اُنہوں نے اپنی seat کے لیے کتنی تکلیفیں اُٹھائی ہیں مجھے بھی پتہ ہے کہ وہ کس کس اذیت سے گزرے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔thank you

انجینئر زمرک خان اچکزئی: تو اِس پر میں یہ کہہ لوں کہ قلعہ عبداللہ کو ذرا serious لے لیں میں آپ سے request کرتا ہوں یہ جو ہماری خالی پوسٹیں ہیں اِن کو fill کر لیں تھوڑا سا relax relaxation ہمارے بلوچستان کا قبائلی علاقہ ہے لوگوں کے interviews کے لیے تھوڑا سا اُن کو relax رکھ لیں اِتنا قانون سخت نہ کریں کہ جی ایک inch قد کم ہے ایک inch چھاتی کم ہے اُس کے لیے آپ تھوڑی سی گنجائش دے دیں اور اِن چیزوں کو fill کر لیں ہماری ساری پوسٹیں خالی ہیں۔

جناب اسپیکر: thank you,thank you

انجینئر زمرک خان اچکزئی: صاحب کہتے ہیں وہ گاڑیاں، کوئی گاڑی نہیں ہے ہمارے پاس۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا سر۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: کوئی تیل کے پیسے نہیں ہیں کوئی موٹر سائیکل نہیں ہے کوئی گشت نہیں ہے FC سے کہہ دیں پابند کر لیں کہ وہ گشت لگائیں پولیس سے کہہ دیں کہ وہ دن رات گشت لگائیں میں دیکھتا ہوں پھر کون نکلتا ہے state کے ساتھ گورنمنٹ کے ساتھ کوئی نہیں لڑ سکتا۔ یہ میں آپ کو guarantee سے کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: یہ قلعہ عبداللہ کی، قلعہ عبداللہ کی جو بیماری ہے ناں ابھی اِس کا علاج کیا جا سکتا ہے میں آپ کو second کرتا ہوں کہ ایک وقت آئے گا پھر یہ لاعلاج ہو جائے گا پھر اِس کو قابو نہیں کیا جا سکے گا۔ اِس وقت honorable minister for home سے بھی میری یہ گزارش ہے کہ اِس پر قابو پایا جا سکتا ہے ہاں اگر اِس پر

اقدامات کیے جائیں تو it is very much possible لیکن very soon یہ time آنے والا ہے کہ پھر یہ بیماری کوئی اور شکل اختیار کر یگی۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: پھر نکل جائے گا۔

جناب اسپیکر: بھول جائیں گے۔سر! یہ infact ۔۔۔(مداخلت)۔یہ جو قرارداد ہے اِس پر صرف mover بول سکتا ہے۔جی؟ اچھا ویسے آپ اُس پر ویسے آپ کے knowledge کے لیے کہ قرارداد پر صرف mover بول سکتا ہے sorry توجہ دلاؤ نوٹس جی بولیں۔سردار صاحب! بولیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: Thank you very much سر! میں اِس میں عرض کرنا چاہ رہا تھا زمرک خان نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں اِتنا تو مجھے بھی تھوڑا سا آپ لوگوں کی اُدھر دوستیاں ہیں آپ کا علاقہ ہے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل آپ کو پتہ ہے سارا۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: یہ جو پرسوں زخمی ہوئے کس کے آدمی ہیں آپ کو بھی پتہ ہے مجھے بھی پتہ ہے اِن کو بھی پتہ ہے کہ کس کے آدمی زخمی ہوئے وہ شخص جو پاکستان کے لیے کام کر رہا ہے یا پاکستان کے تو میری اِس میں suggestion یہ ہے کہ دو چیزیں ہمیں کرنی پڑیں گی ایک تو جتنے تک آپ اُدھر کے منتخب نمائندے ہیں زمرک خان ہے یا ہمارے JUI کے ساتھی ہیں یا جو بھی ہیں اِن کو on board گورنمنٹ کو لینا پڑے گا جب تک آپ وہاں کے مقامی لوگوں کو on board نہیں لیں گے یہ سلسلہ کبھی نہیں رُک سکتا۔ایک بات تو یہ ہے کہ کوئی بھی آپ ایسی ruling دیں کہ جہاں یہ مسئلے ہیں اَب دوسری بات یہ ہے کہ لیویز کو جو پولیس میں ضم کیا گیا ہے اُس سے بہت بڑا gap آ گیا ہے اُس وقت تو میں منسٹر تھا میں بات نہیں کر سکتا تھا آج میں عرض کروں کہ میرے علاقے میں جن تھانوں میں ہم لیویز والوں سے زبردستی امن قائم کرایا آج وہ پولیس خالی ٹوپی تبدیلی ہوئی ہے وہی لوگ ہیں آج وہ gate بند کر کے بیٹھے ہوئے ہیں SP وہاں نہیں جا سکتا نہ DSP جا سکتا ہے۔میرے علاقے میں DSP شہید ہوا تو اِس پر گورنمنٹ کو نظر ثانی کرنی چاہیے کہ وہ ایک perception بنا دی گئی اُوپر تک، اسلام آباد تک، پنڈی تک کہ جی لیویز شاید سرداروں کی غلام ہے یا منتخب نمائندوں کی ایک striking force ہے ایسی بات نہیں ہے لیویز کی خالی ٹوپی اور belt تبدیل کیا گیا ہے باقی تو اُس کو اُدھر سے اُٹھا کے IG کے حوالے کیا گیا ہے۔اور تبدیلی کیا آئی؟ تبدیلی یہ آئی ہے کہ اَب اس حیثیت سے جب وہ پولیس والے بن گئے تو اُن کو label لگ گیا اور دہشت گرد ابھی اُن کو مارتے ہیں تو وہ اپنے تھانوں تک محدود ہیں میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے علاقے کے جہاں بغاوٗ ایریا ہے ایک پولیس والا بھی تھانے سے باہر کوئی گاڑی نہیں ہے اُن کے پاس گاڑی ہے بھی چھپائی ہوئی ہے۔اب مغرب کے بعد تو تمام اُن کے گیٹ بند ہو جاتے ہیں اب دن دہاڑے تو دہشتگرد

بہت کم نکلتے ہیں رات کو وہ گیدڑ کی طرح نکلتے ہیں شکار کرنے کے لیے تو رات کو اُن کو کھلا میدان مل رہا ہے دو چیزیں کریں جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you۔آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: کہ لیویز اور جو وہاں کے لوگ ہیں اُن کو on board لیں۔

جناب اسپیکر: thank you۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: امن ہو جائے گا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے thank you۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا ہے thank you۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): جناب نور محمد دُمڑ۔سیکرٹری صاحب!ایک منٹ۔جی وزیر داخلہ!آپ بولیں۔

جناب اسپیکر: Oh sorry,sorry منسٹر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ایک منٹ hold کریں minister for home please

وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امور: سر!زمرک صاحب نے جن چیزوں کی نشاندہی کی جس میں اُنہوں نے افیون کی فصل کا کہا وہ ہم آپ کو تسلی سے brief کریں گے بلوچستان کی تاریخ میں اِس سال سب سے زیادہ افیون کی فصل کو تلف کیا گیا ہے سر!جہاں تک کلاشنکوف کلچر کی بات ہے وہاں دہشتگردی کی کوئی خاص وہ نہیں ہے وہاں سارے قبائلی تنازعات ہیں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل یہ تو ہے۔

وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امور: قبائلی تنازعات کی وجہ سے وہاں کلاشنکوف کلچر ہے اور زمرک صاحب نے مجھ سے ٹیلی فون پر ابھی کچھ دیر پہلے بات بھی کی میں نے اُن سے کہا کہ کل 12 بجے اُن کے ساتھ meeting بھی fix کی ہے کہ اُس حوالے سے آپ کے ساتھ بیٹھ کے جو بھی measures لینے ہوں وہ ہم انتظامیہ کو ہدایت کر لیں گے کہ وہ measures لے لیں۔باقی پولیس کی سر!بھرتی کے حوالے سے آپ خود بھی forces میں رہے ہیں آپ کو پتہ ہے اُن کا ایک criteria ہوتا ہے کیونکہ forces کا قد کا body کا جو چیز ہوتی ہے وہ قانون کے مطابق ہے اور وہ پورے صوبے کے لیے ایک جیسا ہے thank you sir۔

جناب اسپیکر: Thank you very much سیکرٹری اسمبلی صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): جناب نور محمد دُمڑ صاحب،نوابزادہ محمد زرین خان مگسی صاحب اور

جناب صمد خان گورگیج صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کا پیش ومنظور کیا جانا۔** قائمہ کمیٹی۔۔۔(مداخلت)۔نہیں ایجنڈے کے بعد آپ کریں۔قائمہ کمیٹیوں کی رپورٹ کا پیش ومنظور کیا جانا۔قائمہ کمیٹی برمحکمہ آبپاشی کی رپورٹ بر"بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2026ء) کا پیش ومنظور کیا جانا۔ صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ آبپاشی کمیٹی کی رپورٹ بر"بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر12 مصدرہ2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔جی صدر نشین پلیز۔

میر محمد اصغر رند(پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی): مَیں اصغر رند، صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ آبپاشی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر"بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 14 اکتوبر 2026ء تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا قائمہ قائمہ کمیٹی برمحکمہ آبپاشی کی رپورٹ بر"بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ2026ء(مسودہ قانون نمبر12 مصدرہ2026ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 14 اکتوبر 2026ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ آبپاشی کمیٹی کی رپورٹ بر"بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: میں اصغر رند، صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ آبپاشی کی جانب سے کمیٹی کی رپورٹ بر "بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔وزیر محکمہ برائے آبپاشی بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ2026ء(مسودہ قانون نمبر12 مصدرہ2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ میں وزیر برائے محکمہ آبپاشی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا "بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرِغور لایا جاتا ہے۔ وزیر محکمہ برائے آبپاشی بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ آبپاشی: مَیں وزیر برائے محکمہ آبپاشی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے آبی وسائل کے اِنتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2026ء) کی کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان آبی وسائل کے انتظام وانصرام کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔

وزیر خزانہ آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی جانب سے موصول شدہ آڈٹ رپورٹ بر The Account of Climate Change Environment and Disaster Management Organization(Balochistan) آڈٹ سال 26۔2025ء ایوان میں پیش کریں۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ): میں سلیم احمد کھوسہ وزیر خزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی جانب سے موصول شدہ آڈٹ پورٹ بر The Account of Climate Change Environment and Disaster

Management Organization(Balochistan) آڈٹ سال 26-2025ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آڈٹ رپورٹ پیش ہوئی۔لہٰذا اسے پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔وزیرخزانہ آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی جانب سے موصول شدہ آڈٹ رپورٹ برکیچ ڈیلے ایکشن ڈیم سرہ خولہ، ایریا ڈسٹرکٹ کوئٹہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف بلوچستان آڈٹ سال 26- 2025ء ایوان میں پیش کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: میں وزیرخزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی جانب سے موصول شدہ آڈٹ رپورٹ برکیچ ڈیلے ایکشن ڈیم سرہ خولہ ایریا ڈسٹرکٹ کوئٹہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف بلوچستان آڈٹ سال 26-2025ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آڈٹ رپورٹ پیش ہوئی لہٰذا اس کو پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ڈاکٹر نواز صاحب! آپ کو موقع دیتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جناب اسپیکر صاحب! میں point of public interest پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں سب ڈویژن مرغا کبزئی ڈسٹرکٹ ژوب۔گاؤں تودہ کبزئی میں دو دن پہلے ایک زبردست طوفان آیا۔اور طوفان نے پورے گاؤں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔وہاں کئی افراد زخمی بھی ہوئے لیکن اللہ کا فضل ہوا کہ لوگ اپنے گھروں سے باہر تھے۔لیکن پھر بھی کافی لوگ زخمی ہوئے جو کہ مختلف ہسپتالوں میں بھیجے گئے انتہائی غریب لوگ ہیں اور ان کی گزر بسر صرف زمینداری ہے۔اور ایک سولر سسٹم ایک ٹیوب ویل پر وہ لوگ اپنا سال بھر کی گزر بسر کرتے ہیں لیکن طوفانی ہوا کے بعد ژالہ باری اور زبردست بارش بھی ہوئی۔لوگ کھلے آسمان تلے بیٹھے تھے۔لیکن جب رابطہ ہوا تو فی الفور تقریباً ژوب شہر سے تین گھنٹے کا راستہ ہے جو کہ وہاں کے ضلعی انتظامیہ سے رابطہ ہوا انہوں نے خیمے اور جو بھی وہاں available پی ڈی ایم اے کا سامان تھا انہوں نے پہنچایا اور فوری طور پر ان کو خیمے وغیرہ ان کے لئے گاؤں بسایا جناب اسپیکر صاحب! یہ سال بھر مزدوری کرتے ہیں اور وہاں لوگوں کی جو فصلیں ہیں مرچ، سرخ مرچ اور اس وقت ان کی فصل بھی تیار تھی اور وہ لوگ اس کو کاٹ رہے تھے آپ یقین کریں اگر وہاں ویڈیو کا سسٹم ہوتا تو میں دکھاتا کہ ایک مرچ بھی نظر نہیں آئی کہ اس کو ہوا اڑا کر ساتھ لے گئی۔اور وہ لوگ فاقہ کشی پر مجبور ہیں اور ساتھ ہی ان کے ٹیوب ویلز جس میں سولر محنت مزدوری کر کے ادھار لے کر کے انہوں نے وہاں نصب کیے تھے ان کا نام ونشان تک نہیں ہے۔تو اس سلسلے میں میں گورنمنٹ آف بلوچستان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس علاقے کے لوگوں کی فی الفور مالی مدد کریں ان کے گھروں کو بسائیں اور زمینداروں کے جو

ٹیوب ویلز ہیں اور جو سولر سسٹم ہے ان کو مہیا کر دیں اور میں ضلعی انتظامیہ کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے فوری طور پر ایکشن لیا اور وہاں لوگوں کی مدد کی۔ ساتھ ہی یہ جو سلسلہ ہے اگر لیٹ ہو گیا تو وہ لوگ فاقہ کشی پر ابھی بھی مجبور ہیں مزید مجبور ہو جائیں گے سال بھر کی ان کی کمائی یہی تھی جو کہ وہ زمینیں گھر سولر سسٹم باغات سارے نیست و نابود ہو چکے ہیں اس لیے میں ضلعی انتظامیہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ وہ فی الفور اس کی detail گورنمنٹ آف بلوچستان کو بھجوا دیں کہ کتنا نقصان ہوا۔ اور اس نقصان کو پورا کرنے کے لیے صوبائی گورنمنٹ ہماری مدد کرے۔ بہت بہت شکریہ آپ کا جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ نے concerned DC صاحب سے بھی یہ رپورٹ منگوانی ہے اور پھر ان سے یہ کہنا ہے کہ یہ رپورٹ وہ provincial disaster management authority کو بھی بھجوائے کہ کیا کچھ ہوا ہے ڈاکٹر عبدالمالک صاحب! وہاں مالی اور جانی نقصان کتنا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! میں ایک important issue آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وفاق میں بلوچستان کی نمائندگی کم ہونے کی وجہ سے 2008ء سے کچھ ہمارے section officers وہ یہاں سے گئے ہیں اور ان کو مختلف ڈیپارٹمنٹ میں رکھا گیا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے recently اسی مہینے میں ظہور صاحب! اس کو آپ بھی نوٹ کر لیں establishment division نے ہمارے 11 section officers reperegrate کر کے واپس بلوچستان بھیج رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ important issue ہے وہاں ہماری ویسے نمائندگی نہیں ہے جو تھوڑے بہت وہاں گئے ہیں ان کو اگر واپس کر لیں۔ بڑی establishment میں اگر یہ 11 بلوچستان کے بچے بھی وہاں وہ شامل نہیں ہو سکتے ہیں۔ تو اس سے پھر کیا بڑی زیادتی ہوگی۔ میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ establishment division کو لیٹر لکھیں کہ ان کو روکیں۔ number two میری request ہے کہ BCD اور BDA اور سی ایم ہاؤس کے جو ملازمین ہیں ان کو یا شاید آپ کی گورنمنٹ نے یہ محکمے ختم کرنے کے فیصلے کیے ہیں؟ گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے۔ لیکن میری گزارش یہ ہے کہ ان افسروں کی کم از کم سروس متاثر نہ ہو۔ ابھی کوئی وہاں اگر BDA میں XEN رہا ہے اور آپ اس کو surplus pool میں بھیج دیں گے۔ وہ تو پھر باقی زندگی تو surplus pool میں رہے گا۔ یہ میری دو request ہیں کہ ان کو ذرا آپ دیکھیں۔ تیسری بات زمیندار ہمارے پاس آئے جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان میں fertilizer پر پابندی ہے یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ اب ہمارے چاول، کاٹن اور wheat کی جو yield کم ہوئی ہے۔ کیونکہ fertilizer آتا نہیں ہے۔ اگر آ گئے وہی جو 15 یا 16 ہزار کا جو fertilizer تھا۔ black میں وہ 28.29 ہزار روپے میں مل رہا ہے۔ اس کا کوئی mechanism بنا دیں۔ یہ زمیندار ہیں یہ ان کی فیلڈ ختم ہو جائیگی۔ پھر تو وہ کاشت ہی نہیں کرینگے۔ حکومت میں

بیٹھے ہوئے ہمارے دوست ہیں وہ ان ایشو پر اسپیکر صاحب! آپ بھی ان کو بلالیں کہ کم از کم یہ دو تین issue ہیں۔خاص طور پر فیڈرل گورنمنٹ جو ہمارے بندوں کو واپس کر رہی ہے۔اُن پر آپ لوگ stand لے لیں کہ بھئی اُن کے بچے بھی پڑھ رہے ہیں وہاں۔وہ promote بھی ہو گئے ہیں۔تو یہ تین گزارشات ہیں جو مَیں نے آپ سے عرض کیں۔

جناب اسپیکر: Thank you ڈاکٹر صاحب۔Minister for P&D۔یہ جو fertilizer ہے یہ فیڈرل subject نہیں ہے؟

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جی بالکل یہ تو فیڈرل subject ہے۔لیکن کہیں نہ کہیں اس طرح کی رپورٹس آئی ہیں کہ یہ misuse ہوا ہے۔ definitely ڈاکٹر صاحب نے جو بات کی ہے تو لوگوں کی ضرورت بھی ہے اور ہمارے لوگ اکثر بیشتر زمینداری سے جڑے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: بالکل متاثر تو ہیں وہ۔۔۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: سی ایم صاحب سے گزارش کر لیتے ہیں کہ کوئی اس کا طریقہ نکالیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جہاں تک ڈاکٹر صاحب نے بی ڈی اے، بی سی ڈی اے ان کے ملازمین کی بات کی ابھی چونکہ کچھ ڈیپارٹمنٹس میں تبدیلی آرہی ہے خاص کر fisheries Act وہ اسمبلی میں table ہوا تھا۔پھر آپ نے کمیٹی کے سپرد کیا۔اُس کمیٹی نے گوادر جا کر وہاں public hearing کی۔تو اس میں ہم نے make sure کیا ہے۔کہ جو BCDA اور پسنی کے Fish Harbour ملازمین ہیں۔چونکہ آنے والوں وقتوں میں اُن کی ضرورت نہیں ہوگی۔لیکن جو service structure ہے اُن کا وہ متاثر نہ ہو۔جو اُن کے personal privileges ہیں وہ متاثر نہ ہوں۔تو اس کو ہم نے ملحوظ خاطر رکھ کر یہ ان کو cooperate کر رہے ہیں۔جہاں تک بی ڈی اے کے ملازمین کی بات ہے۔تو حکومت نے کمیٹی بنائی ہے کچھ بیوروکریٹس پر مشتمل۔تو اُس میں حکومت غور وفکر کر رہی ہے کہ بی ڈی اے چونکہ وہی کام کر رہی ہے جو باقی ڈیپارٹمنٹس کرتے ہیں تو اس حوالے سے چونکہ گورنمنٹ کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔تو اس کو ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کے ملازمین کا کیا future ہوگا۔بی ڈی اے کے جو assets ہیں اُن کو ہم کس طرح باقی ڈیپارٹمنٹس میں لیں۔جو ہماری Gadani Fish Harbour ہے اُس کو شاید ہم نے کمپنی بنانے کی سوچ رہے ہیں۔لیکن ان تمام procedure میں جو employers ہیں اُن کی جو interest ہے اُن کے جو personal privileges ہیں اُن کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔اور یہ حکومت ملازم دوست حکومت ہے۔تو کسی بھی ملازم کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی۔

جناب اسپیکر: Thank you .جی مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بہت شکریہ میں اہم بات کرنا چاہتا ہوں کہ بدقسمتی سے ہمیں حکومت کو بتانا پڑتا ہے کہ شاہراہیں محفوظ نہیں ہیں ۔ہمیں حکومت کو بتانا پڑتا ہے کہ سوراب میں دس بسیں اغوا ہو جاتی ہیں ۔ہمیں حکومت کو بتانا پڑتا ہے کہ شاہراہوں پر چیکنگ ہوتی ہے حکومت کہتی ہے کہ نہیں وہ تین منٹ کیلئے آتے ہیں زیادہ دیر نہیں آتے ۔ہم حکومت کو بتاتے ہیں نہ دن محفوظ ہے نہ رات ۔قاتل آزاد ہیں جب چاہیں لوگوں کو مار کر چلے جائیں ۔دہشت گرد آزاد ہیں جب چاہیں دہشت گردی کا واقعہ کریں ۔منشیات فروش آزاد ہیں ۔ہماری نسلیں ایک طبقہ جو ہمارے لوگوں کو مار کے چلے جاتے ہیں ۔دوسری طرف منشیات فروش ہیں جو ہمارے بچوں کو یتیم کرتے ہیں حکومت کو بتانا پڑتا ہے ۔وزیر داخلہ کو بتانا پڑتا ہے کہ بھئی منشیات بک رہی ہے ہمارے بازاروں میں ،روزانہ مائیں تڑپ رہی ہیں بچے یتیم ہو رہے ہیں بہنیں بیوہ ہو رہی ہیں ۔اپنے بچوں کو ہم دفنا دیتے ہیں ،میت اور لاش کی صورت میں ہم اپنے نوجوانوں کو دفنا دیتے ہیں ۔ہمارے بچے یتیم ہوتے ہیں کچھ زندہ لاش ہوتے ہیں منشیات فروشوں کے ہاتھوں اور نا ہم اُن کو دفن کر سکتے ہیں نہ گھر میں رکھ سکتے ہیں یہ بھی حکومت کو ہمیں بتانا پڑتا ہے اور ہم بڑے خوش ہیں کہ ہم حکومت کر رہے ہیں ۔بڑے مزے کر رہے ہیں بڑی تنخواہیں لے رہے ہیں ۔بڑی گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں ۔وہ بڑی بڑی ٹیوٹا ہائے لیکس آگے پیچھے گاڑیاں پروٹوکول کیساتھ گھوم رہے ہیں ۔نہ منشیات روک سکتے ہیں نہ منشیات فروشوں کو روک سکتے ہیں نہ قاتل روک سکتے ہیں نہ دہشت گرد کو روک سکتے ہیں نہ امن دے سکتے ہیں نہ سکون دے سکتے ہیں نہ گھر میں محفوظ ہیں نہ باہر محفوظ ہیں ۔کچھ نہیں کر سکتے ۔نہ اسماء جتک کو انصاف دلا سکتے ہیں نہ لائبہ عبدالستار کو انصاف دے سکتے ہیں ۔ہماری بچیاں تک اغوا ہوتی ہیں کیونکہ شادی کے لئے رشتہ نہیں دیتے ۔اور حکومت ہے کہ ہم تُرم خان بنتے ہیں اور دعوے بھی کرتے ہیں کہ حکومت ہم ہی کر رہے ہیں ۔اور حکومت اس طرح چلائی جاتی ہے ۔اور تمام مراعات وسائل بھی لیتے ہیں اور باتیں بھی ایسی کرتے ہیں ۔اسماء جتک کے اغوا کار کون ہیں کہاں چھپے ہیں؟ سب کو پتہ ہے ۔لائبہ عبدالستار کا رشتہ نہ دینے پر اغوا کار اُس کے ابو کے قاتل کہاں چھپے ہیں سب کو پتہ ہے ۔حکومت اسی طرح بتائے میرا تو موضوع تھا منشیات وڈھ پر بات بھی مَیں کر رہا ہوں کہ جو وڈھ کے سردار کا بیٹا ہم لوگوں کی بکریاں چرا کر لے جاتے ہیں کہاں ہے سرکار؟ سردار ہو نواب ہو اغوا کار ہو سب بااثر ہیں ۔لوگوں کو منشیات بھی بیچ دیتے ہیں بچیوں کو بھی اغوا کر دیتے ہیں ۔ہماری بکریاں بھی لے جاتے ہیں کہاں ہے حکومت بھائی ۔مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ہم حکومت کی تمام مراعات استعمال نہیں کر رہے ہیں؟ اب منشیات روزانہ ہماری مائیں ۔ہم شراب خانوں کے خلاف بات کرتے ہیں داد دیتے ہیں کہ شراب پینا چاہیے ۔کوئی اجازت نہیں ہے کیوں آپ مولوی شراب ۔بھائی ہماری مائیں تڑپ رہی ہیں ۔مائیں کل قیامت کے دن حکمرانوں کے گریبان پکڑیں گی آپ سے میں بار

بار کہتا ہوں جناب اسپیکر! مجھے نمازیں نہیں بچا سکتیں نہ حج، عمرے بچا سکتے ہیں مجھے اور آپ پارلیمنٹ میں بیٹھنے والوں کو۔ ہم سال میں تین عمرے کریں نہیں بچا سکتے ہیں جب ہماری مائیں گھروں میں تڑپ رہی ہیں۔ نسلیں ہماری برباد ہو رہی ہیں اور ہمارے حج و عمرے اور نمازیں اور تہجد تمہیں بچائے گی۔ جا کے پاکستان کے جس مفتی سے پوچھیں اُس وزیر کو کوئی حج و بیت اللہ، تہجد نہیں بچا سکتیں جب ہماری مائیں اور بہنیں تڑپ رہی ہوں، ہمارے بچے برباد ہو رہے ہوں نسلیں ہماری برباد ہو رہی ہیں۔ منشیات فروش آزاد ہیں۔ ہمارے اسی کوئٹہ میں ہماری یونیورسٹی، ہماری بچیاں تک استعمال کر رہی ہیں۔ تعلیمی اداروں تک پہنچ چکی ہیں حبیب نالہ میں جا کر دیکھیں پولیس کہاں ہے، کہاں ہے اینٹی نارکوٹیکس، کہاں ہے ایکسائز، کہاں ہے وزیر داخلہ ایف سی، سیکورٹی ادارے کہاں ہیں یہ کہاں مر چکے ہیں۔ منشیات فروش تریاق، چرس، افیون، آئس، چاکلیٹ کی طرح بلوچستان میں بک رہے ہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ ہماری مائیں روزانہ ہمیں فون کرتی ہیں جیسے ابھی زمرک صاحب نے کہا کہ لوگ امن۔ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے بچوں کو بچاؤ چار بیٹے ہیں چاروں منشیات استعمال کرتے ہیں۔ والدین کی کمر ٹوٹ چکی ہیں آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں بتاؤ مجھے ظہور صاحب! بلیدہ کس طرح ہے تربت کیسا ہے پنجگور کیسا ہے۔ ہمارا پورا بلوچ اضلاع پشتون اضلاع دیکھیں۔ ہماری نسلیں ہماری منشیات فروش یہ ان کو نہیں پکڑ سکتے ہیں۔ ناکامی کا اعتراف کر دیں دلائل کیوں دیتے ہیں جب منشیات بک رہی ہو آپ ناکام ہیں حکومت ناکام ہے مان لو۔ ہاں کھانے میں ناکام نہیں ہیں تنخواہ بروقت لیں گے ہم سب پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں تنخواہ یکم تاریخ کو اکاؤنٹ میں آئے گی گاڑی کا تیل ملے گا۔ گھر ملے گا۔ الاؤنسز ملیں گے وسائل ملیں گے ٹوں ٹوں والی گاڑی ملے گی یہ وسائل ہمیں کیوں دیئے گئے ہیں اسپیکر صاحب! اس لئے دیئے گئے تھے میں اپنی قوم کی نسلوں کی حفاظت کروں گا میں قوم کے مستقبل کی حفاظت کروں گا ایک طرف دہشت گرد میری نوجوان نسلوں کو مار کر قبرستان میں روزانہ میں اور آپ اسمبلی میں فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ دوسری طرف منشیات فروش ہیں اور حکومت والے کھڑے ہوتے ہیں ماشاءاللہ بہت خوش ہیں کہ حکومت ہم کر رہے ہیں آپ حکومت کر رہے ہیں۔ حکومت ایسی ہوتی ہے حکومت کو بتانا پڑتا ہے کہ میرے بچے تڑپ رہے ہیں حکومت کو بتانا پڑتا ہے کہ ہماری مائیں تڑپ رہی ہیں۔ حکومت کو بتانا پڑتا ہے کہ سوراب میں دس بسیں اغوا ہو چکی ہیں حکومت کو بتانا پڑتا ہے کہ اسماء جتک کے قاتل اب تک گرفتار نہیں ہوئے ہیں اس کے اغوا کار اس کے ابو، ماموں اور منگیتر کے قاتل اب تک خضدار کے ایک بااثر کے گھر میں چھپے ہوئے ہیں حکومت کو بتانا پڑتا ہے۔ لائبہ عبدالستار قلات کی رہائشی ہے اس کو اغوا کیا جاتا ہے اب تک وہ اغوا کار ہے ان کے ابو کو ایک مہینے بعد قتل کیا جاتا ہے کیوں رشتہ نہیں دیا۔ حکومت کو بتانا پڑتا ہے بلوچستان ایک غیرت مند صوبہ ہے اس میں کبھی ایسا ہوا ہے۔ آپ بلوچ اور پشتون غیرت مند بنتے ہیں۔ میں نے رشتہ نہیں دیا کیا یہ میرا جرم ہے میری بیٹی کو اغوا کر کے میں نے رشتہ نہیں دیا میری مرضی میں مالک ہوں میں رشتہ دوں یا نہ

دوں۔کیا والدین کی زبردستی death squad کے اشارے پر death squad کی سرپرستی میں میری بچی کو گھر سے اغوا کیا کہ رشتہ کیوں نہیں دیا۔

جناب اسپیکر: آئی جی صاحب سے پوچھیں اسماء جتک کے قاتل ابھی تک گرفتار کیوں نہیں ہوئے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ نے دو دن کا کہا تھا کہ آئی جی پولیس آ کر۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! اس میں رپورٹ آئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ ہم کارروائی کر رہے ہیں اس کارروائی کے دوران تین بندے میرے خیال میں مارے بھی گئے ہیں تو اس میں جو سہولت کار تھے لیکن آپ کی بات درست ہے کہ وہ main killer ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اصل میں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: اصل میں جو بھی ہیں وہ ابھی تک مفرور ہیں اور ان کی گرفتاری نہیں ہوئی ہے آپ کی بات درست ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اصل میں یونس بھائی کے علم میں ہے دس بارہ لوگ پکڑے گئے ہیں میں روزانہ خضدار پولیس کو فون کرتا ہوں اور روزانہ ڈی آئی جی پولیس کا میں پیچا کر رہا ہوں۔اصل قاتل کہاں ہیں دس بارہ لوگ پکڑے گئے ہیں ہر ایک نے دس بارہ قتل کیے ہیں یونس بھائی کے بھانجے کے قاتل بھی یہ لوگ ہیں۔خضدار کے ہمارے علماء کے، سیاسی کارکنوں، اور قبائلی مشران کے بھی یہی لوگ قاتل ہیں دس بارہ لوگ شہید کیے ہیں۔اور اصل قاتل وہ کسی بااثر کے گھر میں چھپا ہوا ہے۔ میں نے نام لیا تھا آج اصغر ترین یا جہانزیب مینگل کھڑے ہو جائیں نام لے لیں۔آج میں نام نہیں لوں گا۔ان میں سے کسی سے کہتا ہوں آپ میری طرح بہادری کریں کھڑے ہو جائیں نام لے لیں۔

جناب اسپیکر: مینگل صاحب کو نام لینا چاہیے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آج آپ لوگوں کو میں آفر دیتا ہوں آپ میں سے کوئی ایک کھڑا ہو جائے نام لے لیں میں نے ایک دفعہ لیا تھا۔آج اپوزیشن یا حکومت میں سے ایک جرأت کا مظاہرہ کرے۔کہ مولانا نے ایک دفعہ نام لیا تھا اب میں دوسرا بندہ ہوں اسمبلی میں دوسرا کوئی ہے پاگل میری طرح وہ بھی نام لے لے۔میری طرح کھڑا ہو جائے اصغر بھائی یا جہانزیب صاحب آپ میں سے کوئی نام لے لے۔

جناب اسپیکر: جی مینگل صاحب۔

میر جہانزیب مینگل: میں اپنے دشمن کا نام لوں بولوں کہ شفیق کے گھر میں ہے تو جائیں چھاپہ ماریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ دیکھیں صحیح ہے جہانزیب صاحب نے بالکل جرأت کی۔میں انکی جرأت کو سلام پیش کرتا ہوں پولیس کہاں ہے علی مدد جتک صاحب! آپ کھڑے ہو جائیں جرأت کے ساتھ بچی آپ کے قبیلے کی ہے آپ بھی

کھڑے ہو جائیں آج نام لے لیں بالکل نام لے لیں کسی اغوا کار سے مت ڈریں میری بچی محفوظ نہیں ہے میں کسی نواب سردار سے نہیں ڈرتا میں اپنی بہن کے لئے جان دوں گا۔

جناب اسپیکر: یہ بات آپکی درست ہے مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ جو سردار ہیں اس لئے بنیادی میری request یہ تھی کہ حکومت اور اپوزیشن والے یہ جو ہمارے منشیات فروش، اغوا کار قاتل آزاد منشیات فروش آزاد بچی کے اغوا کار آزاد ماشاءاللہ حکومت چل رہی ہے بہترین حکومت سب ٹھیک ہے دلائل دیکھیں۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اگر آپ حکومت نہیں کر سکتے ہیں تو گاڑیاں، تنخواہیں اور الاؤنسز واپس کر دیں اقرار کریں میں منشیات فروش، اسماء جتک اور لائبہ عبدالستار کے اغوا کاروں میں ناکام رہے یہ دہشت گرد اور قاتلوں میں آپ ناکام۔ تو کس میں آپ کامیاب ہیں۔صرف ایک چیز میں کامیاب ہیں وہ سب کو پتہ ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! مجھے امید ہے اگر آپ گورنمنٹ کی بیٹری اس طرح چارج کرتے رہیں گے روزانہ کی بنیاد پر تو انشاءاللہ تعالیٰ کچھ نہ کچھ حرکت میں آئیگی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آئے گی انشاءاللہ مجھے یقین ہے انشاءاللہ میں روزانہ انکی بیٹری چارج کرتا رہوں گا روزانہ بولتا رہوں گا لیکن یہ بیٹری چائناوالی ہے جلدی چارج ختم ہو جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: Thank you very much جی علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): Thank you جناب اسپیکر! ہمارے بلوچستان میں چاہے جس قبائل سے اس کا تعلق ہو جن کے ساتھ ظلم ہوا ہو ہم انکے ساتھ ہیں۔ چاہے پشتون ہیں یا بلوچ ہیں۔ جناب اسپیکر! پچھلے چار، پانچ مہینے سے یہی مولانا صاحب اور کچھ ہمارے دوست میرے بشمول میڈم اسماء جتک کو اغوا کیا گیا اس کے باپ کو شہید کیا گیا اسکے بھائی اور منگیتر اس کے بعد یہی کڑی قلات میں نزدیک عبدالستار نیچاری کی بیٹی کو اغوا کیا گیا پھر اس کو شہید کیا گیا۔ یہ داستان چلتی رہے گی مگر یہ واحد حکومت ہے جو پہلی والی حکومت سے بہترین اس لئے ہے کہ کچھ مظلوموں کا ساتھ دے رہی ہے۔

جناب اسپیکر: جتک صاحب! یہ ہم کونسے اور کس معاشرے میں رہ رہے ہیں لوگ بچیاں اغوا کرتے ہیں بزور بندوق کوئی پوچھنے والا نہیں ہے یہ کیا ہے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): میں تو اسی لئے یہ سب بیٹھے ہوئے میں بولتا ہوں اللہ کے واسطے ہم مریں گے۔ اللہ کو ہم نے جان دینی ہے قیامت کے دن اللہ پاک ہم سے پوچھے گا کہ آپ کے علاقے میں ایک بااثر نواب ایک بااثر

سردار ایک مظلوم بچی کو اغوا کر کے قبائلی معاشرے ان قبائلیوں کی بے عزتی کی گئی اس کے بعد اس بچی نے قرآن اٹھایا فوراً اسکے باپ کو قتل کیا گیا۔اس بچی کے لئے مولانا سرور، سردارزادہ کامران جتک جنہوں نے آواز اٹھائی ان کو بھی شہید کیا گیا جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جتک صاحب! یہ کب کی بات ہے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): سر! دو، تین مہینے ہوئے ہیں۔ابھی چھ، سات بندوں کو گرفتار کیا گیا ہے ہم نے سنا ہے کہ مانے ہیں دس سے پندرہ لوگوں کو قتل کیے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ آپ خضدار والی کی بات کر رہے ہیں یا کوئی اور ہے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): سر! یہ خضدار اور قلات واقعہ کی کڑی ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): ہاں مگر وہ بولتے ہیں کہ سائیں تو سائیں ہے سائیں کا ابھی بلوچ تو۔۔۔

جناب اسپیکر: sorry ایک منٹ hold کریں مائیک on کریں جہانزیب صاحب کا جی بتائیں۔

میر جہانزیب مینگل: سر! آپ نے خود اس بات پر ایکشن لیا اَب آپ پوچھ رہے ہیں یہ کب کی بات ہے، سر! اِس پر افسوس ہے۔غریب بندہ ویسے ہی تباہ ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں مَیں کب کی بات نہیں مَیں اسماء جتک، سر! مانیں، نہیں نہیں آپ سمجھ نہیں پائیں اسماء جتک کی بات کا تو مجھے پتہ ہے کہ خضدار میں وہ ساری کارروائی ہوئی۔

میر جہانزیب مینگل: سر! مَیں یہی بول رہا ہوں کہ آپ نے یہ کیسے پوچھا کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! نہیں نہیں یہ ایک اور ہے۔ جہانزیب صاحب! قلات میں یہ واقعہ ہوا ہے۔

میر جہانزیب مینگل: سر! وہی اسماء کی بات کر رہا ہے جتک صاحب۔

جناب اسپیکر: سر! قلات میں بھی ایک واقعہ ہوا ہے؟

میر جہانزیب مینگل: سر! یہ دوسرا واقعہ ہے قلات سے لائبہ نامی ایک لڑکی غائب ہوئی ہے اس کی بات ہو رہی ہے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): عبدالستار نیچاری، اِسی طرح رشتہ نہ دینے پر اس کی بیٹی کو اغوا کیا گیا اور باپ کو شہید کیا گیا جناب اسپیکر! آپ کو معلوم ہوگا کہ بلوچستان میں اکثریت نواب اور سرداروں نے ہماری بچیوں کو کیا درگور نہیں کیا؟ یہ کیس آپ کو پتہ ہے آج جتنے سردار نواب ہیں اِن کے جوگن مین ہیں اِن کو پکڑ کے ایک دو جوتے دیں خدا کی قسم یہ سارے اشتہاری قاتل اور ظالم ہیں اگر آج ہم ظالم کے خلاف نہیں بولیں گے کسی نے مجھے فون کیا کہ وڈھ میں جو وڈھ کا

سردار ہے جو بلوچیت کا دعویدار ہے جو 75 سالوں سے بلوچوں کو بلوچیت کے نام پر معذرت کے ساتھ جو بے وقوف بنایا گیا ہے اُن کے بیٹے نے وہاں اپنے قبائل کے لوگوں کے گھروں کو مسمار کیا راکٹ مارے۔ اُن کی ساری چیزیں اور بکریاں اُٹھا کر لے گئے کیونکہ وہ سردار، نواب ہے اُن کو اجازت ہے آج ظہور اور اُن کے دو ساتھی کہاں گئے؟ کس کے پاس ہیں؟ آپ تھوڑا سا DIG صاحب کو بلا کر اُن سے پوچھیں کہ اُس نوابزادہ میر کو پکڑ کر دو تین جوتے ماریں جن کے پیچھے پٹو باندھ کر جو ظہور کھڑا ہوتا تھا وہ کہاں ہے۔ اگر ہم یہاں چُپ کر کے بیٹھ جائیں ظالم کے خلاف نہیں بولیں مظلوم کا ساتھ نہیں دیں تو اللہ پاک ہم سے پوچھے گا۔ کیونکہ نوابوں، سرداروں سے لوگ ڈرتے ہیں کیا سردار نواب کی باڈی اسٹیل کی ہے؟ یہ وہ بزدل لوگ ہیں جو صرف باڈی گارڈز کے through کام کرتے ہیں، یہ وہ بزدل لوگ ہیں جو باڈی گارڈز سے اُن کو قتل کرواتے ہیں اُن کے ساتھ رات کو بیٹھ جاتے ہیں فلاں نے میرے خلاف بولا ہے جائیں بولیں۔ مولوی صاحب نے۔ تو مولوی صاحب کی طرف دیکھیں تو صحیح میری طرف دیکھیں تو صحیح ابھی یہی سردار یہی نواب دیکھیں میرے رب کے فیصلے جو لوگوں کو ڈسٹرکٹ اور صوبہ بدر کرتے تھے آج اللہ کے فضل و کرم سے خود اپنے گھروں میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں اِتنے ظالموں نے ظلم کیا تو اللہ پاک اِنشاءاللہ اِن کو پکڑے گا، مجھے زیارت سے کسی کا فون آیا ویڈیو بھیجی گئی کہ کسی کاکڑ کو شہید کیا گیا ہے وہ لڑکا جا کر نواب ایاز جوگیزئی کا گن مین بنا ہوا ہے اَب دیکھیں یہ انصاف آج آپ IG کو بُلا کر کہیں جتنے بھی بلوچستان کے ڈسٹرکٹس ہیں جس جس ڈسٹرکٹس میں سردار نواب رہتے ہیں اُن کا ریکارڈ نکالیں پچھلے 50 سالوں سے کس پر کتنی FIRs اور اِشتہاری کے باوجود وہ الیکشن بھی لڑتے ہیں وزیر بھی بنتے ہیں MPA بھی بنتے ہیں ظلم بھی کرتے ہیں بچیاں بھی اغوا کرتے ہیں سب میں یہ لوگ ملوث ہیں جناب اسپیکر! آج جو بلوچستان میں آگ لگی ہوئی ہے جو ہمارے نوجوان غلط راستے پر گئے ہیں اِن سرداروں کی وجہ سے اِن سرداروں نے اِن بچیوں کو قتل کیا اِن کے باپ کو قتل کیا لوگ انصاف کے لیے گھوم گھوم کر جب ہمارے پاس آتے ہیں جب ہم آواز نہیں اُٹھاتے ہیں تو بچے غلط راستے پر جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ آپ کہہ رہے تھے کہ جو زیارت میں قتل ہوا ہے کیا اِس کی FIR ہوئی ہے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جی سر! بالکل FIR ہوئی ہے جس پر FIR ہے وہ نواب صاحب کا گن مین ہے۔ بالکل تصویر میں اُنکے پیچھے کھڑا ہوا ہے تو جناب اسپیکر! یہاں جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں اِن سب سے اللہ پاک نہیں پوچھے گا۔ کیا اسماء کے ساتھ ظلم نہیں ہوا کیا عبدالستار کی بیٹی کے ساتھ ظلم نہیں ہوا جن بچیوں کو درگور کیا گیا اُنکے ساتھ ظلم نہیں ہوا۔

(اذان عصر)

جناب اسپیکر: علی مدد جتک صاحب! ایک منٹ، سیکرٹری صاحب! مَیں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ DIG صاحب سے یہ رپورٹ منگوائی جائے کہ اسماء جتک کے قاتل ابھی تک گرفتار کیوں نہیں ہوئے ہیں اُس کا reasons کیا

ہیں اور DIG لورالائی کو in person with FIR یہ آپ علی مدد جتک سے اُس کی detail لیں جو قتل ہوا ہے اُنکو FIR copy کے ساتھ بلایا جائے تا کہ ہمیں brief کریں کہ اس پر ایکشن کیوں نہیں ہوا ہے۔ لائبہ کون ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: لائبہ ستار کی بچی ہے اَبھی تک اغوا ہے اور ایک مہینے بعد اِس کے ابو کو قتل کیا گیا تھا۔

جناب اسپیکر: وہ کہاں ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: لائبہ ستار قلات کی ایک بچی ہے۔

جناب اسپیکر: قلات کی ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی ہاں اِس کو بھی اغوا کیا گیا ہے رشتہ نہ دینے پر سلام نچاری نام کا بندہ ہے FIR میں نامزد ہے ایک مہینے کے بعد اِس کے ابو کو گلی میں قتل کر دیا گیا، اور DIG سے دونوں کی اسماء جتک اور لائبہ کے قاتل۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ DIG الگ ہے وہ DIG الگ ہے وہ صرف DIG قلات اُن سے بھی لائبہ عبدالستار کے متعلق اُس کی FIR کے ساتھ اُن کو بولیں، دونوں کو الگ الگ آپ نے ٹائم دینا ہے اور ایک میں اور علی مدد جتک صاحب آئیں گے اور نور محمد دُمڑ صاحب آئیں گے ہمارے ساتھ DIG لورالائی والے اور دوسرے میں اور مولانا صاحب بھی ہونگے اور میری request ہوگی Honourable Minister for Home سے کہ آپ بھی kindly اگر اُس میں ہمارے ساتھ شرکت کریں تو مہربانی ہوگی۔ in person دونوں DIGs کو۔ نہیں، نہیں قلات والے کو علیحدہ in person اور لورالائی والے کو علیحدہ in person with FIRs۔ جی ہاں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! قلات اور خضدار کا میرے خیال میں ایک ہی DIG ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں وہ ایک ہی ہے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): ٹھیک ہے کیونکہ وڈھ میں اِس طرح سردار کے بیٹے پر ابھی اور اِس سے پہلے اُس پر بھی FIR ہے۔ دوسرا جناب اسپیکر! آپکو یاد ہوگا آج سے چھ مہینے پہلے زڑہ خو میں جس بچی کو جتھے کے ساتھ لے جا کر سرعام قتل کیا گیا۔ آج سے چھ، سات مہینے پہلے کوئی سردار بھی گرفتار ہوا پھر میرے خیال میں نکل گیا ڈیڑھ سال ہو رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! اِس طرح مَیں ابھی آپ کے سامنے Floor of the House پر کہہ رہا ہوں اِس طرح کی جتنی بھی FIRs ہیں جس جس علاقے سے ہیں آپ اُس کو one by one Floor of the House پر اُجاگر کریں اور ہم accordingly اُس پر action بھی لیں گے اور اُس کو persue بھی کریں گے جب تک ہمارا بس چلے گا اور کہاں تک ہم اِس پر کارروائی کر سکتے ہیں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): Thank you جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: یہ زڑہ خوالا کدھر کا کیس ہے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): زڑہ خو۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! یہ اِدھر والا۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جی یہ زڑہ خو۔

جناب اسپیکر: وہ میرے خیال میں that is in court یہ عدالت میں ہے۔ عدالت میں کیس چل رہا ہے کیونکہ اس میں۔۔۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): سر! ابھی تک جو اصل ملزم ہے جس طرح ظہور جمال زئی اِس طرح اصل ملزم اُس کا بھی گرفتار نہیں ہوا ہے۔ وہ ڈسٹرکٹ کوئٹہ میں آجاتا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! اِس لیے میں نے کہا کورٹ اُس پر کوئی instructions دیگا کوئی guidelines دیگا تو اُس پر عملدرآمد ہوگا جب کورٹ میں کیس ہو ہم اُس میں interfere نہیں کرتے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! اِس طرح اگر جتنے بھی دوست یہاں بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں اِسی طرح اگر ظالم کے خلاف مظلوموں کا ساتھ دیں جس طرح آپ اِنصاف کر رہے ہیں IG, DIG کو بلا رہے ہیں کچھ اللہ کے فضل و کرم سے جہنم میں جل رہے ہیں کچھ کا اِنتظار ہے کہ کب کوئی سردار، نواب جہنم میں جلے گا تو ضرور اتنے ظلم کر کے اِدھر تک آئے ہیں لوگوں کو قتل کر کے اِدھر تک آئے لوگوں کو قتل کر کے بچیوں کو اغوا کر کے میں بولتا ہوں کہ اِدھر تک آئے ہیں اللہ کرے۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! ٹھیک ہے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): اِن کے بھی گھر جلیں تو جس طرح یہ میں بہت دوستوں کو پتہ ہے مگر۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! ٹھیک ہے انشاء اللہ اِس پر عملدرآمد کریں گے زندگی رہی تو۔ عبدالمجید بادینی صاحب! آپ بولنا چاہیں گے؟ جی please بولیں مختصر نماز کا ٹائم ہو رہا ہے بس مختصراً۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم اسپیکر صاحب! ایک گزارش ہے کہ 2023ء میں ایک قرارداد منظور ہوئی تھی یہ 1122 یہ جو ایک ایمبولنس سروس ہے اُس کے ساتھ ڈاکٹرز بھی ہوتے ہیں وقتی طور پر جو road accidents ہوتے ہیں خاص کر نیشنل ہائی وے کے روڈ یا بڑے روڈز پر یہ اُن کو فوری علاج کی سہولت دینے کے لیے یا فوری کہیں بڑے hospital تک پہنچانے کے لیے بہت بڑا

کردار ہوتا ہے 1122 کا۔ بدقسمتی سے یہ پچھلے سات سالوں سے بیچارے daily wages پر کام کر رہے ہیں اِن کے لیے اُس ٹائم قرارداد پیش کی گئی تھی کہ اِن کو مستقل بنیادوں پر تعیناتی کیا جائے گا مگر آج تک وہ اُسی طرح contract پر چل رہے ہیں اور پچھلے کئی مہینوں سے اُن کو تنخواہیں بھی نہیں مل رہی ہیں تو آپ جناب سے گزارش ہے۔

جناب اسپیکر: سر! یہ matter ہے related to the government آپ نے چونکہ پوائنٹ اُٹھا لیا ہے تو یہ آپ کی قرارداد تھی اور قرارداد پر suggestion ہوتی ہے گورنمنٹ کی تو binding نہیں ہے لیکن آپ اُس کے متعلق چیف منسٹر صاحب سے پوچھ سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: میں نے ابھی سی ایم صاحب سے بات کی ان سے ابھی میں نے یہیں پر discuss کی اُس کے ساتھ اُس نے کہا ہے انشاءاللہ اِس پر کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: OK thank you very much تشریف رکھیں please۔ زرک خان مندوخیل۔ محترمہ ایک منٹ جی۔ quickly نماز کا ٹائم ہو رہا ہے پھر off کرتے ہیں۔ جی ہاں۔

جناب زرک خان مندوخیل: Thank you جناب اسپیکر!۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر: سر! ہاں آئی ہے آپ کی باری آ رہی ہے۔ اگر آپ نے بولنا ہے تو ہم بیچ میں نماز کے لیے وقفہ کر سکتے ہیں دوبارہ آسکتے ہیں۔ جی۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! آج ایوان میں مَیں ایک بہت important point بات رکھنا چاہتا ہوں آپ کے سامنے۔۔۔(مداخلت) 2 منٹ اسپیکر صاحب! نے مجھے اجازت دی ہے۔

جناب اسپیکر: زرک خان صاحب! quicky please۔

جناب زرک خان مندوخیل: جی جی۔ جناب اسپیکر! ہمارے بلوچستان میں جو۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! sorry کیا؟ سر! جہانزیب کی باری ہے۔ جہانزیب سے پہلے تقریباً اُنہوں نے light on کی ہے۔ جی please۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! آج میں اُن اپنے بھائیوں کے لیے آواز اُٹھانا چاہتا ہوں جو بلوچستان میں برسوں سے آباد ہیں اُن کو settler کہا جاتا ہے settler کا لفظ میں مسترد کرتا ہوں کیونکہ وہ ہمارے بھائی ہیں وہ سالوں سے اِدھر ہیں اِن کے آباواجداد اِدھر رہے ہیں پاکستان بننے سے پہلے 100 سال سے وہ یہاں آئے ہوئے ہیں اِن کے بزرگوں کی قبریں بلوچستان میں ہیں اِن کے بچے یہاں پڑھے بڑے ہیں اِن کی رشتہ داری یہاں ہوئی ہے مگر آج تک ہم اِن کو تسلیم نہیں کر رہے ہیں کہ وہ لوکل ہیں یا settler ہیں۔ جناب اسپیکر! وہ یہاں کے locals ہیں وہ

کوئی settlers نہیں ہیں میں کسی بلوچ یا پشتون کا حق نہیں مارنا چاہتا کہ یا پشتون، بلوچ مگر جن کا جو حق بنتا ہے اُن کو ہم نے وہی حق دینا ہے۔ تو میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اِس پر ایک رولنگ دیں کہ جو لوگ آپ کے constitution کے دائرے میں آ کر وہ اِدھر کے پاکستان سے پہلے یا 70 کے آئین سے پہلے اِدھر بسے ہوئے ہیں اُن کو local certificate issue کیا جائے وہ ہمارے ساتھ لوکل ہیں آپ اِس پر رولنگ دیں یہ بہت زیادتی ہے کیونکہ آپ کو پتہ ہے بلوچستان کی زمین ایک کی نہیں ہے زمین کا لفظ نہیں ہے اِدھر جو آباد ہیں اِدھر جو ہمارے ساتھ جو جو قومیں بھی ہیں یہ اُن کا اپنا گھر ہے تو آپ سے یہ request ہے آپ اِس پر رولنگ دیں کہ یہ جو settler کا ایک معاملہ ہے۔

جناب اسپیکر: سر! یہ بہت بڑا وسیع subject ہے اِس میں بہت سارے لوگ پھر اِس میں کسی کے ساتھ زیادتی ہوگی کسی کا illegal benefit جائے گا یہ بڑا وسیع subject ہے اِس پر گورنمنٹ کے ساتھ رابطہ کرنے کی ضرورت ہے کہ either گورنمنٹ کر بھی سکتی ہے کہ نہیں۔۔۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! جو ہو سکے۔

جناب اسپیکر: آپ اِس کو لے آئیں ایک بار کسی قرارداد کی شکل میں پھر ہاؤس سے آپ approval لیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: میں ویسے قرارداد کی شکل میں اِس کو لے آؤنگا مگر جو constitution سے پہلے آئے ہیں وہ تو اِدھر کے حقدار ہیں۔ جب آپ کا آئین نہیں تھا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے یہ law کا matter ہے اِس میں پھر دیکھنا پڑے گا تقریباً قانون کے مطابق کیا ہے۔

جناب زرک خان مندوخیل: کیوں وہ لوگ سیاست میں استعمال کرتے ہیں settler کا نام دیکر سیاست میں استعمال کرتے ہیں اور وہ میں نہیں ہونے دوں گا۔

جناب اسپیکر: سر! thank you

جناب زرک خان مندوخیل: آپ نے بولا کہ قرارداد کی شکل میں لے آئیں میں قرارداد کی شکل میں لے آؤں گا۔ Thank you

جناب اسپیکر: Thank you sir very much جی جہانزیب مینگل صاحب۔

میر جہانزیب مینگل: سردار ہو چاہے نواب ہو ظلم جو کرے گا سر! میں اُس کی بھرپور مخالفت کروں گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک good۔

میر جہانزیب مینگل: نواب ابھی تک کھینچ رہے ہیں خود کو نوابی میں اُس کو تو میں مانتا نہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

میر جہانزیب مینگل: رہی بات سرداروں کی۔سرداروں کی side میں ایسے بھی پڑے ہوئے ہیں نہ میر معتبر جنہوں نے 100,100 قتل کیے ہیں منشیات،ہتھیار،اُن کو بھی بلایا جائے DIG صاحب جس دن آپ بلائیں گے مجھے بلائیں پھر میں اُدھر آپ کے سامنے بیٹھ کے جواب دونگا۔

جناب اسپیکر: آجائیں۔آجائیں۔

میر جہانزیب مینگل: پھر آپ اُس کے دن پوچھ لیجیے گا اُس پر کتنی FIR ہیں اور کتنی دفعہ اُس کو گرفتار کیا ہے۔

جناب اسپیکر: اگر آپ کے پاس اس کے۔۔۔

میر جہانزیب مینگل: سر!میں نہیں پورا بلوچستان۔۔۔

جناب اسپیکر: سر!زبانی کلامی نہیں اگر آپ کے پاس ریکارڈ ہے۔۔۔

میر جہانزیب مینگل: سر!ریکارڈ ہے۔

جناب اسپیکر: آپ ریکارڈ ساتھ لے آئیں۔

میر جہانزیب مینگل: میں ریکارڈ کے ساتھ آؤنگا۔

جناب اسپیکر: جہانزیب مینگل کو بھی اُس DIG۔۔۔

میر جہانزیب مینگل: مولانا صاحب بولتے ہیں اس کا نام نہیں لیتے ہیں جس نے پورے بلوچستان کو تباہ کیا ہے۔ بلوچستان کے جو اِس وقت حالات کا ذمہ دار وہ شخص ہے اُس کے بعد جو جوان پہاڑوں پر گئے ہیں اُس شخص کی وجہ سے گئے آپ مجھے اُس دن ضرور یاد دلوائیے گا مجھے یاد کیجیے گا میں ثبوت کے ساتھ آپ کے سامنے پیش ہونگا۔مہربانی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔ٹھیک ہے Thank you مینا مجید صاحبہ۔آپ کی طرف میں آیا ہوں اپوزیشن سے ایک گورنمنٹ سے تقریباً اِسی طرح چل رہے ہیں آپ ایک منٹ hold کریں۔

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان): Thank you اسپیکر صاحب! جیسے میرے بھائیوں نے بات کی اسماء جتک اور لائبہ کیس میں۔تو بطور رکن بلوچستان اسمبلی بلوچستان خواتین کی نمائندہ ہوں ہم یہاں اسمبلی میں اور جو بلوچستان میں ہو رہا ہے افسوس ہوتا ہے جو ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری بہنوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے مَیں سمجھتی ہوں کہ ظالم سے بڑا ظالم وہ ہے جو ظلم کو دیکھے اور خاموش رہے۔اور مَیں اُن ظالموں میں خود کو شمار نہیں کرنا چاہتی ہم بلوچستان کی تمام ماؤں اور بیٹیوں کی آواز ہیں اِس اسمبلی میں، اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ بلوچستان جیسے قبائلی صوبے میں بہت سی جہالت کے فیز ز ہم نے پار کیے اور یہاں تک پہنچے ہیں لیکن اِس بیلٹ کے جب ہم واقعات سنتے ہیں قلات،خضدار،اور

یہ جو جھالاوان بیلٹ ہے یہاں آج بھی جہالت ہے یہاں آج بھی غریب کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے رشتے پر انکار کریں یہاں آج بھی خاتون کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ پسند کی شادی کرے یا آج بھی جرگے بٹھائے جاتے ہیں بلائے جاتے ہیں اور خواتین کے ساتھ ظلم ہوتا ہے ہم نے ایک سال پہلے دیکھا تھا ساتکزئی فیملی میں ایک خاتون کو پورے مردوں کے مجمع میں اپنی غیرت کے نام پر جا کر قتل کر دیتے ہیں اسماء جتک کے گھر میں دو تین مردوں کو شہید کیا گیا کیونکہ وہ شادی کرنے کو تیار نہیں تھی پہلے بیچاری کو اغوا کیا گیا اُس کے بعد اس کے گھر میں اِتنی شہادتیں ہوئیں لائبہ کا کیس ہوا تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں میں تعلق رکھتی ہوں حکومتی جماعت سے۔لیکن میں اِس طرح کے ظلم کے خلاف آواز اُٹھاؤں گی ظالم کے ساتھ نہیں ہوں میں مظلوم کے ساتھ ہوں چاہے ظالم کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ کہتے ہیں کہ ''جب ظلم بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے''۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل۔

مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان: اِنشاءاللہ ان ظالموں کا ظلم بلوچستان میں مٹے گا ہم اسماء جتک اور لائبہ جیسی بہنوں کے ساتھ ہیں ہم اِن کو اِنصاف دلائیں گے ہم اُن تمام تر چیزوں کی پیروی کریں گے جو اِن سارے cases کو دیکھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اِنشاءاللہ اِنشاءاللہ۔

مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان: ہم بلوچستان کی خاتون کی آواز ہیں اور اِس طرح کے ظلم کی ہم مذمت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: Thank you

مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان: ہم بلوچستان کی بیٹیوں کے ساتھ کوئی بھی خود کو اکیلا نہ سمجھیں ہم اِس فلور پر اُن کی آواز ہیں۔

جناب اسپیکر: Thank you جی دستگیر بادینی صاحب۔

میر غلام دستگیر بادینی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میرا جو solution ہے وہ وزیر داخلہ صاحب کے پاس ہے تقریباً نوشکی کلی بٹو سے لے کر کلی ڈیڈار تک کوئی دو ڈھائی سو shops ہیں جو N-40 تفتان ایران کی طرف جاتے ہیں۔ روڈ کے ساتھ left right پر جو shops ہیں کسی کا کچا ہے کسی کا پکا ہے تو اس میں ہمارے وزیر داخلہ صاحب کا اِن کی اپنی برادری کے بھی کئی shops ہیں جو کلی بٹو سے شروع ہو کر کلی ڈیڈار جو ہمارا مل کا علاقہ ہے۔تو جناب اسپیکر صاحب میری گزارش یہ ہے کہ یہ جتنے جو دو ڈھائی سو shops ہیں اِن کو بند کیا گیا ہے میری آپ سے request یہ ہے کہ اگر اِن shops کو بند کرنے کی بجائے ہم اِن کو registration کی طرف کیوں نہیں لے آتے ؟اس سے بے روزگاری

بھی زیادہ پھیل رہی ہے لوگ نان شبینہ کے محتاج ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ shops ہیں وہاں؟ اُن کو بند کرنے کے بجائے آپ register کا کہہ رہے ہیں؟

میر غلام دستگیر بادینی: جی shops ہیں دُکانیں ہیں۔ دُکانیں بند کی گئی ہیں تقریباً دوڈھائی سو دُکانیں ہیں۔

جناب اسپیکر: کیا وجہ ہے؟

میر غلام دستگیر بادینی: سیکورٹی reason کی وجہ سے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر دوڈھائی سو دُکان گھرانے سے وہ نان شبینہ کے محتاج ہیں تو میری request یہ ہے کہ یہ solution بھی ہمارے وزیر داخلہ صاحب اِن کے ساتھ ہیں اور اِن کی اپنی برادری کے کئی مختلف tribes ہیں اُن کی دُکانیں بند ہیں۔ تو میری request یہ ہے کہ بجائے دُکانوں کو بند کرنے کی۔۔۔

جناب اسپیکر: اُس روڈ پر تقریباً کوئی واردات تو نہیں ہوتی ہے؟

میر غلام دستگیر بادینی: سر! N-40 ہمارا جو مین ایران تفتان روڈ ہے نیشنل ہائی وے جسکو ہم کہتے ہیں کہ جو ایران کی طرف جاتا ہے نوشکی سے چاغی، دالبندین، دالبندین سے ایران۔

جناب اسپیکر: سر! منسٹر صاحب کو چیک کرنا پڑے گا کہ اس کی بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

میر غلام دستگیر بادینی: سر! میری request یہی ہے کہ اِن دُکانوں کی registration کرائیں یا اس کے جو مالکان ہیں اِن کو registration کے دائرے میں لایا جائے اور لوگ پہلے سے بے روزگاری زیادہ ہے بارڈر بند ہے کارروبار بند ہے تو لوگوں کو registration کے دائرے میں لایا جائے۔

جناب اسپیکر: سہولت دی جائے؟ ہوم منسٹر صاحب نے نوٹ کر لیا انشاء اللہ وہ دیکھ لے گا اور آپ کو بتادے گا۔ ظفر آغا صاحب! please quickly last speaker and then we go off.

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! دو، تین باتیں میں ضروری سمجھتا ہوں ہمارے اپوزیشن لیڈر کے پاس بھی ایک وفد آیا تھا ہم بھی اُس میں بیٹھے تھے NCHD کا ایک بہت بڑا پرانا مسئلہ چل رہا ہے 1050 اساتذہ آج بھی رُل رہے ہیں اُن کو permanent نہیں کیا جارہا ہے اُن کی تنخواؤں کا بھی مسئلہ ہے گورنمنٹ سے ظہور صاحب بیٹھے ہوئے ہیں پی اینڈ ڈی کے منسٹر ہیں باقی وزراء بیٹھے ہوئے ہیں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو permanent کیا جائے انکی تنخواہوں کو دیکھ لیا جائے یہ لوگ اپنے ہر district میں ہر ضلع میں اپنے اپنے کام کر رہے ہیں تو لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ NCHD کو permanent کیا جائے جناب اسپیکر! دوسرا 1122 ایک ہمارے پاس بہت زبردست ادارہ ہے جو کہ ژوب، چمن، پشین، نوشکی، خضدار، قلات، لسبیلہ اور گوادر ان اضلاع میں 1122 بڑا

بہترین کام کررہے ہیں اُن کا بھی یہی مسئلہ آرہا ہے کہ وہ بھی permanent نہیں ہیں ان کی بھی salaries کا مسئلہ آرہا ہے ان کو health یا PDMA کے ساتھ connect کرلیں اتنے اہم یہ جو انکو 1122 آپ کی ایمبولینس سروس ہے main highways پر جتنے بھی آپ کے N-25.N-40 پر 1122 کے offices ہیں ان میں لوگ کام کررہے ہیں جو بڑے major accidents ہوجاتے ہیں جناب اسپیکر! 26 جولائی 2024ء کو اس پر ایک قرارداد پاس ہوئی تھی 1122 پر کے اس کو PDMA میں یا health کے ساتھ connect کیا جائے۔لہٰذا اس ایوان سے ایک بار پھر درخواست ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! جس چیز پر آپ قرارداد لے آتے ہیں یا آپ کے بھائی لے آتے ہیں اور وہ قرارداد پاس ہوجاتی ہے وہ گورنمنٹ کے پاس چلی جاتی ہے اُس پر دوبارہ بات کرنے کا کیا فائدہ۔۔۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! نہیں ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ اُس کو pursue کریں گورنمنٹ کے پاس۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! reminder دینا ضروری ہے اپوزیشن کا کام ہی یہی ہے۔جناب اسپیکر! میں نے reminder دینا بھی ہے کیونکہ آپ کے office میں بھی 1122 والے آئے تھے۔تو سیکرٹری صاحب نے مجھے نہیں پتہ کہ آپ کو کیا بتایا ہے مگر جہاں تک مجھے اندازہ ہے۔

جناب اسپیکر: آپ میرے اور سیکرٹری صاحب کے درمیان اِن چیزوں کو مت اُلجھایا کریں کہ وہ مجھے جو بتاتا ہے جو میں پوچھتا ہوں بلاتا ہوں مجھے کیا پتہ ہے آپ کو اُس کے ساتھ کیا کام ہے۔سر! آپ اپنے topic پر بات کریں مجھے جو کچھ وہ بتاتے ہیں یعنی اُس سے آپ کا کیا تعلق ہے؟ سر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ اپنے سوال تک محدود رہیں اُسی پر بات کریں اس چیز کو چھوڑیں اس چیز میں نہیں پڑیں یہ میری ٹیم ہے اُنہوں نے مجھے گائیڈ کرنا ہے تقریباً آپ اُس پر باتیں کررہے ہیں کہ پتہ نہیں کیا بتایا ہے اب میں آپ کو وہ بتادوں کہ مجھے کیا بتایا تھا۔

سید ظفر علی آغا: 1122 ایک بہت اچھا ادارہ ہے جناب اسپیکر! اس ٹائم کام کررہا ہے بلوچستان آپ کو سننا چاہتا ہے جناب اسپیکر! آپ اس کی حمایت کریں۔میں آپ کو قرارداد بھی بھیج دیتا ہوں جناب اسپیکر! آپ قرارداد کو بھی چیک کرلیں۔تیسری بات جو بہت اہم ہے وہ یا روکسٹم یہ آپ اور ہمیں بھی یہی راستہ پڑتا ہے recently ایک video چلی تھی آپ کو اگر یاد ہو اُس میں کسٹم کے سامنے ایک جھونپڑی نما جگہ بنی ہے وہاں ایک بندہ ایک گاڑی والے سے رشوت لے رہا ہے اور اُن کی video بڑی وائرل ہوئی جناب اسپیکر! floor of the house میں نے دس دفعہ ان کو remind کروایا ہے منسٹرز بھی بیٹھے ہوئے ہیں میں گورنمنٹ سے بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کی

چیک پوسٹوں پر جس طرح کی videos آرہی ہیں جناب اسپیکر! اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا ہے اور اس طرح اگر حکومت ایکشن نہیں لیتی ہے اور اس کی رشوت لینے کی video viral ہوتی ہے اور پھر بھی اُس جگہ پر آج بھی بندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئٹہ سے چیزیں جاتی ہیں پھر بھی وہاں بندے بیٹھے ہوئے ہیں جناب اسپیکر! اُن سے پیسے لیے جاتے ہیں آپ سولر لیتے ہیں آپ گھر کے لیے کوئی بھی چیز لیتے ہیں مثال کے طور پر اگر وہاں سے کوئی بھی چیز جاتی ہے اُس کے پیسے لیے جاتے ہیں اور جو چمن سے آتے ہیں جناب اسپیکر! اُس کا بھی یہی حال ہے۔ جناب اسپیکر! کسٹم ایک بہت اچھا ادارہ ہے دو تین بندوں کی وجہ سے ہم اس کو خراب نہیں کہہ سکتے مگر کم از کم اس پر ایکشن لیا جائے۔ دوسری بات جناب اسپیکر! پولیس چوکیاں ضلع پشین میں جیسے زمرک خان نے بات کی یہ بہت ہی alarming ہے کہ وہاں بھی یہی صورتحال ہے اور روز بہ روز پشین کے حالات بھی خراب ہوتے جارہے ہیں جناب اسپیکر! آپ کو بخوبی معلوم ہے ہمیں بھی معلوم ہے کہ وہاں جو چوکیاں ہیں انکی باؤنڈری وال نہیں ہے وہ ایسے خستہ حالت میں ہیں اب وہ بند پڑی ہوئی ہیں جناب اسپیکر! اس طرح اگر چلتا رہا تو writ of the state کس طرح ہم وہاں لاسکیں گے اور لوگوں کو کیسے باور کراسکیں گے کہ آپ کے جو محافظ ہیں وہ چوکی میں بیٹھے ہوئے ہیں پیٹرولنگ نہ ہونے کے برابر ہے جناب اسپیکر! سب سے بڑی جو خطرے والی بات ہے اس دفعہ ضلع پشین میں بہت سے لوگوں کو fourth schedule میں ڈالا گیا ہے جناب اسپیکر! اور وہاں جب ہم پوچھتے ہیں کہ fourth schedule میں کیوں ڈالا گیا ہے تو ایسے بھی لوگ ہیں کہ وہاں انتظامیہ نے باقاعدہ میرے سامنے معافی مانگی ہے کہ اس کو fourth schedule میں ہم نے غلطی سے ڈال دیا ہے۔ اگر اُس کا کزن ہے یا اُس پر کوئی الزام ہے اُس کو آپ ڈال دیں بے شک میں آپ کا ساتھ دونگا گورنمنٹ آپ کا ساتھ دے گی اپوزشن آپ کا ساتھ دے گی۔ مگر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک بندے کو پتہ نہ ہو وہ کراچی میں رہتا ہو اُس کا گھر کراچی میں ہو اُس کو fourth schedule میں آپ نے ڈال دیا۔ اسی طرح میرے خیال سے آپ کے ضلع میں بھی یہی چل رہا ہوگا قلعہ عبداللہ میں بھی یہی ہے fourth schedule میں لوگوں کو ڈالنا یہ بہت ہی lengthy process ہے اور اُس کو نہ کچھ اتا پتا ہے اور اُس کو fourth schedule میں ڈالا گیا ہے۔ thank you

جناب اسپیکر: صادق عمرانی صاحب۔ سر! آپ hold کریں اُنہوں نے تقریباً کافی ٹائم سے light جلائی ہوئی ہے اس کے بعد آپ windup کردیں بے شک۔ صادق عمرانی صاحب last speaker

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): جناب اسپیکر! یہاں کافی بحث ہوئی ظاہر ہے کہ اپوزیشن کا right بنتا ہے کہ وہ سوال کرے اُس کا جواب متعلقہ محکمہ دے ہم منسٹر ہیں تو ہمیں اپنی گورنمنٹ کی پالیسیوں اور چیف منسٹر کی پالیسیوں کا دفاع کرنا چاہیے یہاں discuss ہوئی خضدار اور قلات کی FIR کی کہیں FIR چاک نہیں ہوتی تو کہیں جھوٹی FIR بنتی

ہے۔کوہلو میں ہمارے پارٹی کے ٹکٹ اولڈر ہیں وڈیرہ شیرین مری اُس پر بھی ایک بم بلاسٹ کا دہشت گردی کا پتہ نہیں کتنی دفعوں کا کیس بنا SP کو بھی بلالیں DIG کو ہلو کو بھی وہ آکر بتادیں ہمارے سامنے کے اُن کا جرم کیا تھا۔تو اِن چیزوں کو ہم سب کو مل کر روکنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: thank you very much۔جی جی یونس عزیز زہری صاحب!

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! میں مختصراً یہ کہوں گا کیوں کہ آج جتنی بھی باتیں ہوئی ہیں سب امن وامان سے اِن کا تعلق ہے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل۔

جناب قائد حزب اختلاف: آپ مہربانی کرکے ایک کام کرلیں کہ in camera briefing کا ایک اہتمام کرلیں جس میں IG FC north ہو south ہو اور اُس میں ہمارے ACS Home ہو اور آئی جی پولیس ہو اور جو بھی اس سے relative ہے امن وامان سے اُن کی کل یا پرسوں یا جمعہ کو یا اُس کے بعد کسی سیشن میں اُس میں convert کردیں تاکہ لوگ کھل کر بات کرلیں۔کوئی کہتا ہے کہ جی آپ نام لے لیں کوئی کہتا ہے کہ آپ FIR کی بات کریں کوئی کہتا ہے کہ جی آپ اس کو بلالیں کوئی کہتا ہے اُس کو بلالیں آپ مہربانی کرکے اہتمام کرلیں تاکہ سب اپنے دل کی باتیں بھی کرلیں تاکہ لوگوں کو ریلیف ملے اور کسی نے بات کرنی ہے کوئی اپنی بات آج کل یہاں اگر کرتے ہیں تو باہر نکلیں گا تو کوئی اُس کے منہ میں گولی مار کے چھوڑ دے گا۔کیونکہ پہلے والا رزلٹ تو سب کے سامنے ہے۔تو مہربانی کریں کہ ایک in camera briefing کرلیں کہ ہم پوچھ تو لیں کہ کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا ہے۔میرا خیال یہی ہے کہ جتنی بھی آج باتیں ہوئی ہیں اُن کا نچوڑ یہی ہے کہ اس پر ایک in camera briefing کریں۔

جناب اسپیکر: جی suggesstion اچھی ہے ٹھیک ہے۔thank you۔جی minister for P&D please

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): شکریہ جناب اسپیکر! جس طرح ہمارے محرکین نے بلوچستان میں کچھ واقعات کا ذکر کیا اور اپنی بات کی۔میں تو صرف اتنا کہوں گا کہ جو واقعات خاص کر خواتین کے حوالے سے ہوئے ہیں اُس پر تو تمام اسمبلی ممبران خواہ وہ treasury benches سے ہو۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! کورم کی نشاندہی۔(کورم کی نشاندہی کردی گئی)

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب !چیف منسٹر صاحب سے مشورہ کر کے ایک دن in camera briefing رکھ لیتے ہیں۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: ویسے اپنی بات کر کے جب جواب کی باری آتی ہے تو پھر اُٹھ کر چلے جاتے ہیں یونس صاحب! کم از کم آپ سے تو یہ اُمید نہیں ہے۔(معزز ممبرز بغیر مائیک کے بولتے رہے)

جناب اسپیکر: گنتی کریں کورم کی۔کورم ٹوٹ گیا؟ میرے خیال سے سر!اس کو call off کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 16 اکتوبر 2026ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی اجلاس شام 5 بجکر 13 منٹ پر اختتام پزیر ہوا)

☆☆☆